گیارہواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی
کی کارروائی

اجلاس منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۹/ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	اے این پی سرحد کے رہنما عبدالخالق خان کے انتقال پر ایوان میں دعائے مغفرت	۳
۳۔	وقفہ سوالات	۳
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۸
۵۔	تحریک استحقاق نمبر۴ منجانب مولانا عبدالغفور حیدری صاحب	۸
۶۔	تحریک التواء نمبر۵ منجانب مولانا عبدالباری صاحب	۱۳
۷۔	تحریک التواء نمبر۶ منجانب مولانا نیاز محمد دوتانی صاحب	۱۶
۸۔	مشترکہ قرارداد نمبر۱ منجانب 'نواب محمد اسلم رئیسانی وزیر خزانہ) و میر جان محمد خان جمالی (وزیر اطلاعات)	۲۰

جلد یازدھم

شمارہ چہارم

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان

(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:۔ کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	(وزیر تعلیم)
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر اطلاعات و ثقافت
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر بہبود آبادی و اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	
۱۳	مولوی عصمت اللہ	
۱۴	مولوی امیر زمان	
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	
۱۶	مولانا عبدالباری	
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت و حرفت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود و زکوٰۃ
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	وزیر قانون و پارلیمانی امور
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	وزیر محنت معدنیات
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	(ڈپٹی اسپیکر)
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	وزیر آبپاشی و برقیات
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	وزیر محکمہ تحفظ حیوانات
۲۸	میر باز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	وزیر زراعت
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	وزیر خوراک
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۹۲ء بمطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ

بروز یک شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بج کر پندرہ منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ
مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِیْنَ
یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ ؕ
وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ : مسلمانوں جس طرح تم سے پہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب) پر روزہ رکھنا فرض تھا۔ تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم (بہت سے گناہوں سے) بچو(وہ گنتی کے چند روز ہیں) اس پر بھی جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کردے) اور جن (بیماروں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدور ہے ان پر ایک روزے کا بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلادینا ہے اس پر بھی جو شخص اپنی خوشی سے نیک کام کرنا چاہے تو اس کے حق میں زیادہ بہتر ہے اور سمجھو تو روزہ رکھنا (بہرحال) تمہارے حق میں بہتر ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی (وزیر خوراک) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میں آپ کی نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں۔ اس معزز ادارے یعنی اسمبلی کے اندر یا اسمبلی فلور پر ریوالور باندھ کر یا لاٹھی لے کر آنا میرے خیال میں اس معزز ادارے کی توہین ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ (مداخلت) جناب والا۔ ہم نہیں ڈرتے بہرحال ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

ایسی بات نہیں ہے یہ ایک معزز ادارہ ہے کوئی مچھلی بازار نہیں ہے کہ آپ جو چاہیں اٹھا کر لائیں۔ آپ ایک معزز ممبر ہیں اور ہاؤس میں تشریف لائے ہیں اس چیز کو آپ بھی محسوس کر رہے ہیں۔

مولانا عصمت اللہ (پوائنٹ آف آرڈر)۔ جناب اسپیکر میں معزز رکن کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ آپ کے خلاف اس لاٹھی سے کوئی کارروائی نہیں ہوگی انشاءاللہ ہم یہ اسلحہ لائے ہیں کیونکہ میں بیمار ہوں علاوہ ازیں ہلکی لاٹھی رکھنا نبی ؐ کریم کی سنت ہے نوشیروانی صاحب کی اعمال کی سزا یہ لاٹھی نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہوگی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی اعمال کا فیصلہ بھی ہوگا اعمال اس وقت اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انصاف کرے گا اگر وہ نہیں آسکتے تو چھٹی کرلیں آپ کیوں تکلیف اٹھا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر لاٹھی یا اسلحہ لانا اسمبلی کے احاطہ میں یا ہاؤس میں یقیناً" ہر لحاظ سے اچھا عمل نہیں ہے لیکن جہاں تک معزز رکن کا تعلق ہے انہوں نے اس سلسلہ میں اپنی معذوری کی ایکسپلینشن کردی ہے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ اسمبلی کے احاطہ یا اسمبلی ہال میں اسلحہ لانا اچھا اقدام نہیں ہے۔ اب سوال نمبر ۶۱۵۔

ڈاکٹر عبدالمالک مسٹر اسپیکر۔ بزنس شروع کرنے سے پہلے ایک چیز واضح کریں آپ کو پتہ ہے کہ اپوزیشن نے رواں سیشن کے دوران واک آوٹ کا فیصلہ کیا تھا اس بنیاد پر کہ ایم این اے فنڈز برابری بنیاد پر دینے کا مطالبہ تھا اس کی ذرا وضاحت ہوجائے۔ ہمیں اس بات پر مطمئن کیا گیا تھا کہ ہم نے آپ کا مطالبہ اصولی طور پر مان لیا ہے یعنی ٹریژری بنچز نے مان لیا ہے اور آپ اجلاس میں آئیں۔ کیا اس کا اعلان چیف منسٹر کریں گے میں سمجھتا ہوں یہ ایک مسئلہ ہے اس سلسلہ میں یہاں یقین دہانی کرائیں باقی بزنس شروع کرنے سے پہلے چیف منسٹر صاحب کیا فرماتے ہیں؟

میر تاج محمد خان جمالی (قائد ایوان) جناب اسپیکر مجھے بڑی خوشی ہے کہ اپوزیشن اپنا بائیکاٹ ختم

کرنے کے نتیجہ میں آگئی ہے میں بطور چیف منسٹر ٹریژری بنچز سے یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم نے ہر ایم پی اے کے لیے پچاس لاکھ رکھے ہیں اور یہ ہر ایم پی اے کے لیے برابر ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

مسٹر [illegible] خان زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر میں ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پشاور کے اے این پی کے لیڈر عبدالخالق خان قضائے الہٰی انتقال کر گئے ہیں ہماری پارٹی کے جنرل سکریٹری بسم اللہ خان کے والد بھی قضائے الہٰی سے انتقال کر گئے ہیں میر ظہور حسین خان کھوسہ کے والد کے لیے اور تمام مرنے والوں کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب دعا فرمائیں۔

(ایوان میں فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر اب سوالات۔

X ۶۱۵ **مولوی امیر زمان** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ دکی ہوسٹری روڈ کی منظوری دی جا چکی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس روڈ پر اب تک کام شروع نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

ملک [illegible] خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) (الف) ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۲ کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے دکی ہوسٹری روڈ کی منظوری دے دی ہے اور ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۲ کو ٹھیکیداروں کو ورک آرڈر دیا گیا ہے۔

(ب) کام ابھی تک اس لیے شروع نہیں ہوا کیونکہ محکمہ مالیات نے ابھی تک فنڈز مہیا نہیں کیا۔

جناب اسپیکر اگر کوئی ضمنی ہے تو کریں۔

مولانا امیر زمان۔ جناب والا سوال تو لمبا ہے صرف اس بارے میں وزیر متعلقہ صاحب یہ بتا دیں کہ کام شروع کب ہوگا؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ (وزیر مواصلات و تعمیرات۔) کام شروع ہو چکا ہے میں نے حکم دے دیا ہے اور آج کل میں فنڈز ریلیز ہو جائیں گے۔

X ۶۱۶ **مولوی امیر زمان** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ

درست ہے کہ محکمہ زراعت تصرفی۔ تحقیق (اڈہپٹو ریسرچ) سنجاوی' درگئی' سرگڑھ' اور کٹوی کے بلڈنگ ابھی تک مکمل نہیں ہو سکے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات سنجاوی' درگئی' سرگڑھ' اور کٹوی میں محکمہ زراعت کی تمام عمارتیں مکمل ہو چکی ہیں درگئی' اور سرگڑھ' کی بلڈنگ تو متعلقہ محکمہ کے سپرد کی جا چکی ہیں جب کہ باقی بلڈنگ ابھی تک اس لیے محکمہ زراعت کے حوالے نہیں کی گئیں کیونکہ ان میں واپڈا نے بجلی کی فراہمی نہیں کی جب کہ واپڈا کو بجلی کی فراہمی کے لیے محکمہ بی اینڈ آر نے رقم ادا کردی ہے۔

جناب اسپیکر کوئی ضمنی سوال؟

مولانا امیر زمان جناب والا! یہ مالی سال تیس جون کو ختم ہونے والا ہے اور اس کام کو کیسے مکمل کیا جائے گا پیسے واپڈا کو ابھی تک نہیں دیے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات واپڈا کو پیسے دے دیے ہیں وہ کام کریں۔ جب بجلی لگ جائے گی تو یہ بلڈنگ متعلقہ محکمہ کے حوالے کردی جائے گی۔

مولانا امیر زمان جناب والا! یہ پیسے تیس جون کو لیپس Lapse ہونے والے ہیں کام مکمل نہیں ہوا ہے اور اس کے لیے باہر سے فنڈز دیئے گئے ہیں تیس جون تک کام مکمل نہیں ہوا ہے اور اس کے ساتھ تیس جون تک کا ایگریمنٹ تھا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات) اس کے متعلق انکوائری کریں گے۔ اگر کام نہ ہوا تو جرمانہ کریں گے۔ پلانٹی Planty ہو سکتی ہے۔

X ۱۲۱ مولوی امیر زمان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا حکومت نے صوبہ کے نیشنل ہائی ویز کی تباہ صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے وفاقی حکومت سے کوئی رابطہ کیا ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات اسلام آباد کی میٹنگ اور یہاں چیف سیکریٹری صاحب کے ساتھ میٹنگ میں ہم نے وفاقی حکومت سے درخواست کی تھی کہ ایمرجنسی کام وغیرہ مثلاً "سیلابوں سے روڈ کی مرمت یا کسی اور وجہ سے پل وغیرہ ٹوٹ جائیں تو ان کو دوبارہ بنانے یا ان کی مرمت کا کام سی اینڈ ڈبلیو محکمہ کے سپرد کی جائے چونکہ

ہمارے پاس مکمل عملہ بمعہ مشینری کے موجود ہے اس کے علاوہ ہم نے درخواست کی ہے کہ نیشنل ہائی وے پر کام کرنے والے روڈ گینگ کو (TIP) بیلچہ وغیرہ فراہم کیا جائے جس کا تخمینہ بھی بنا کر بھیجا ہے لیکن تاحال اس پر کوئی عمل نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر۔ کوئی ضمنی سوال؟

مولانا امیر زمان۔ جناب والا میری ملک محمد سرور خان کاکڑ سے گزارش ہے کہ وہ اس روڈ پر خود بھی گئے ہیں یہ سڑک بالکل خراب ہے۔ سب نے دیکھا کہ یہ خستہ حالت میں ہے ایک میل کو بناتے ہیں تو دوسرا خراب ہو جاتا ہے پھر دوسرے کو بناتے ہیں تو آگے تیسرا خراب ہو جاتا ہے میری وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس پر نظر رکھیں اور دیکھیں کہ اس کا کام کس طرح کرانا ہے اور یہ کس طرح ہوگا؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) ! جناب والا یہ ٹھیک ہے ہم نے نیشنل ھائی وے والوں کے ساتھ کئی میٹنگیں کی ہیں اور ہم نے کہا کہ یا تو سڑکوں کو صوبائی محکمہ مواصلات کے حوالے کردیں۔ یہاں لمبی چوڑی سڑکیں ہیں اگرچہ یہ سوال آپ کا وفاقی حکومت سے ہے ہم آپ کے جذبات ان تک پہنچادیں گے اور میں اس کے لیے آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر (پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ جناب والا! جو اپوزیشن کی طرف سے سوالات کیے جاتے ہیں میں اس بارے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ سوالات کا معیار دیکھا جائے تاکہ ہم اس کا جواب دیکھیں۔ آپ دیکھیں کہ یہ کیا یہ سوال ہیں کہ اس روڈ کی کیا حالت ہے نیشنل ہائی وے کیسے ہیں۔ وہ خود سوال کرتے ہیں اور خود جواب دے دیتے ہیں۔ جب کوئی سوال ہو تو آپ اس کا معیار دیکھیں یہ تو ڈسٹرکٹ کونسل کے سوال ہیں۔

جناب اسپیکر یہ آپ کی تجویز ہے کہ معیاری سوال ہوں۔

میر ھمایوں خان مری جناب والا! ارجن داس صاحب نہیں ہیں آپ ان کے سوال اگلے اجلاس کے لیے رکھ دیں ڈیفر کردیں۔

جناب اسپیکر جوابات آگئے ہیں وہ ان کو دیکھ لیں اگر کوئی کلیئر فکیشن ہو تو وہ ان سے پوچھ لیں۔ اگر وہ پوچھنا چاہیں گے تو پوچھ لیں گے۔

جناب نور محمد صراف (وزیر پی ڈی اے) جناب والا تفصیل سے جواب دئے گئے ہیں اگر پھر

بھی وہ کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو میں تیار ہوں۔ پوچھ لیں۔

X ۴۴۴ مولوی امیر زمان کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ہائی اسکول 'نانا صاحب' زیارت کی تعمیر کب مکمل ہوگی نیز مقررہ معیاد میں مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ہائی اسکول نانا صاحب زیارت کی تعمیر اس محکمہ کے سپرد نہیں ہے اس لیے محکمہ تعلیم تھرڈ ایجوکیشن پروجیکٹ سے رجوع کیا جائے۔

X ۴۴۷ مسٹر ارجن داس بگٹی کیا وزیر کیو ڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم کوئٹہ کے اراضی کنٹونمنٹ بورڈ کوئٹہ سے خرید کر اھلیان اسکیم کو فروخت کردی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ بھی درست ہے کہ اب یہ اسکیم کنٹونمنٹ بورڈ کے حوالہ کی جارہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر کیو' ڈی' اے (الف) سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم کے لیے تقریباً" پینتیس ایکڑ اراضی محکمہ دفاع سے خریدی گئی تھی جس کے لیے مبلغ اٹھائیس لاکھ روپے ادا کیے گئے تھے اس کے بعد کیو ڈی اے نے باقاعدہ ہاؤسنگ اسکیم کے تحت رہائشی اور کمرشل پلاٹس لوگوں کو قیمتاً" الاٹ کیے۔

(ب) کیو ڈی اے کے آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۸ کے تحت طریقہ کار یہ ہے کہ جو کوئی ہاؤسنگ اسکیم تمام سہولیات کے ساتھ مکمل کرلی جائے تو اس کو سالانہ دیکھ بھال اور مرمت کے لیے متعلقہ لوکل باڈی کو منتقل کردیا جائے سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم چونکہ مکمل ہو چکی ہے اس لیے اس کا انتظام کوئٹہ کنٹونمنٹ بورڈ کے حوالے کیا جانا چاہیے لیکن خط و کتابت کے باوجود یہ ادارہ اس ہاؤسنگ اسکیم کے انتظام کو سنبھالنے کے لیے تیار نہیں اس لیے مجبوراً" کیو ڈی اے کو اس کا انتظام جاری رکھنا پڑ رہا ہے۔

X ۴۴۸ مسٹر ارجن داس بگٹی کیا وزیر کیو ڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم کوئٹہ کے اہلیان سڑکوں اور گلیوں کی مرمت گٹر کا ناقص نظام صفائی کا انتظام اور اسٹریٹ لائٹس کی فراہمی وغیرہ جیسے بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدام اٹھا رہی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹریٹ لائیٹس خریدی جا چکی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو ان لائیٹس کو نہ لگانے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وزیر کیو ڈی اے (الف) ابتدائی نقشے کے مطابق سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم کے اندر تمام بنیادی سہولتیں از قسم واٹر سپلائی، بجلی، سیوریج، سڑکیں اور گلیاں وغیرہ مہیا کردی گئیں تھیں لیکن چونکہ مکانات کی تعمیر کا کام مسلسل جاری ہے جس کی وجہ سے یہ سہولیات متاثر ہو رہی ہیں اور ٹوٹ پھوٹ کا عمل جاری ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے جوں جوں یہ تعمیرات مکمل ہوتی جائیں گی ان سہولتوں کی سالانہ مرمت اور دیکھ بھال کا انتظام کیا جائے گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ سال ۹۲-۱۹۹۱ میں اسٹریٹ لائٹس متعلقہ ایم پی اے جناب سعید احمد ہاشمی کے فنڈز سے خریدی گئی تھیں لیکن بعد میں انہوں نے وہ لائیٹس کسی دوسری جگہ منتقل کرادیں بہرحال اب دوبارہ ہاشمی صاحب نے "اربن ڈیولپمنٹ پروگرام" کے تحت اپنے پورے حلقہ پی بی III جس میں سمنگلی کالونی بھی شامل ہے کے لیے دس لاکھ روپے سٹریٹ لائٹس کی فراہمی کے لیے منظور کیے ہیں۔ توقع ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر اسٹریٹ لائٹس سمنگلی ہاؤسنگ کالونی میں نصب ہو جائیں گی۔

X ۲۲۰ مسٹر ارجن داس بگٹی کیا وزیر کیو ڈی اے از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم کوئٹہ میں کیمونٹی حال کی اراضی بیکن ہاؤس اسکول پر فروخت کی گئی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس اراضی کو کس قیمت پر فروخت کیا گیا ہے۔ نیز اس اقدام سے اہلیان سمنگلی اسکیم کی حق تلفی کرنے کی وجوہات کیا ہیں تفصیل دیجائے؟

وزیر کیو ڈی اے (الف) یہ درست ہے کہ سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم میں کیمونٹی حال (سوک سینٹر) کے لیے جگہ مختص کی گئی تھی مگر بعد میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ اور کیو ڈی اے کی گورننگ باڈی کی منظوری سے یہ جگہ بیکن ہاؤس کی انتظامیہ کو تیس سالہ پٹے پر دی گئی۔

(ب) یہ اراضی ایک روپیہ فی سو مربع فٹ کے حساب سے پٹے پر دی گئی تھی۔ جس کی مالیت =۲۷۴۴۳ روپے بنتی تھی اور یہ تمام رقم کیو ڈی اے کو ادا ہو چکی ہے جہاں تک اہلیان سمنگلی ہاؤسنگ اسکیم کالونی کی حق تلفی کا سوال ہے تو یہ بات چنداں درست نہیں حقیقت یہ ہے کہ انہیں ان کے بچوں کے لیے ایک بہترین تعلیمی ادارہ

میسر آگیا ہے علاوہ ازیں تبدیل شدہ سائیٹ پلان کے تحت ایک کیمونٹی سنٹراھلیان سمنگلی اسکیم کے لیے مختص کردیا گیا ہے ان کی ویلفیو سوسائٹی کو چاہیے کہ وہ ضروری مالی وسائل فراہم کرکے ہال کی تعمیر کرے تاکہ اس کا صحیح مصرف ہوسکے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر سکریٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پیش کریں۔

محمد حسن شاہ (سکریٹری اسمبلی) جناب سردار فتح علی عمرانی نے درخواست دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ان کے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب عبدالقہار صاحب نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ علاج کے سلسلے میں کراچی گئے ہیں آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے۔ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی میر چاکر خان ڈومکی نے درخواست بھیجی ہے کہ وہ ان کی طبیعت ناساز ہے آج کے اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں۔ان کے حق میں ۱۵ نومبر کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ کیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق نمبر ۴

جناب اسپیکر مولانا عبدالغفور حیدری تحریک استحقاق پیش کریں۔

مولانا عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اگست کے مہینے میں میرے حلقے موضع ھیطفوری چوھان وغیرہ میں قدرتی زلزلے کے شدید جھٹکے آئے جس کے نتیجے میں چار اشخاص کی ھلاکت کے علاوہ درجنوں مویشی ھلاک ہوئے تھے۔دوسرے دن وہاں کے لوگوں کی خبرگیری کے لیے اس وقت حکومت کے نمائندے اور وزیر کی حیثیت سے گیا تھا وہاں مصیبت زدہ لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے دکھوں

کے مداوا کے لیے وزیر اعلیٰ بلوچستان کو علاقہ کے ملاحظہ کے لیے لاؤں گا چنانچہ تین دن بعد محترم وزیر اعلیٰ صاحب اور میں نے اس علاقے کا دورہ کیا اور دو ہزار فی کس متاثرہ شخص کو دینے کا اعلان کیا تھا اس حساب سے تقریباً" تیرہ لاکھ روپیہ پانچ سو خیمے بنتے ہیں لیکن ایک لاکھ ساٹھ ہزار اور تین سو خیمے تقسیم ہوئے جب کہ اب تک وہاں کے لوگ مایوسی کے عالم میں سردی میں بیٹھے ہوئے ٹھٹھر رہے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے حلقے میں جو اعلان کیا تھا اب اس سے دست کش اختیار کی جارہی ہے اور اعلان کردہ رقم نہیں دی جارہی جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے اور میرے حلقے کے مظلوم عوام کی حق رسی کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک استحقاق جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

اگست کے مہینے میں میرے حلقے موضع ـــ چوہان وغیرہ میں قدرتی زلزلے کے شدید جھٹکے آئے جس کے نتیجے میں چار اشخاص کی ہلاکت کے علاوہ درجنوں مویشی ہلاک ہوئے تھے۔ دوسرے دن وہاں کے لوگوں کی خبر گیری کے لیے اس وقت حکومت کے نمائندے اور وزیر کی حیثیت سے گیا تھا وہاں مصیبت زدہ لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کے دکھوں کے مداوا کے لیے وزیر اعلیٰ بلوچستان کو علاقہ کے ملاحظہ کے لیے لاؤں گا چنانچہ تین دن بعد محترم وزیر اعلیٰ صاحب اور میں نے اس علاقے کا دورہ کیا اور دو ہزار فی کس متاثرہ شخص کو دینے کا اعلان کیا تھا اس حساب سے تقریباً" تیرہ لاکھ روپیہ پانچ سو خیمے بنتے ہیں لیکن ایک لاکھ ساٹھ ہزار اور تین سو خیمے تقسیم ہوئے جب کہ اب تک وہاں کے لوگ مایوسی کے عالم میں سردی میں بیٹھے ہوئے ٹھٹھر رہے ہیں لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے میرے حلقے میں جو اعلان کیا تھا اب اس سے دست کش اختیار کی جارہی ہے اور اعلان کردہ رقم نہیں دی جارہی جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے اور میرے حلقے کے مظلوم عوام کی حق رسی کی جائے۔

جناب اسپیکر آپ حیدری صاحب فرمائیں

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

جناب اسپیکر ! جی

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) ! مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے وہاں موقع پر جو اعلانات کیے ہیں وہ ابھی تک نہیں ملے ہیں اور مولانا صاحب یہ فرماتے ہیں کہ " میرا

استحقاق مجروح ہوا ہے" میں سمجھتا ہوں کہ اس کے استحقاق کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ وزیر اعلیٰ صاحب کہہ سکتے ہیں کہ "میں نے اعلان کیا ہے فنڈز ریلیز نہیں ہوئے۔"

یہ تو وزیر اعلیٰ کا استحقاق مجروح ہوا ہے ان کا نہیں ہوا لہٰذا انکا یہ استحقاق بنتا ہی نہیں ہے۔

مولوی عبدالغفور حیدری بڑی اچھی بات ہے کہ آپ نے وزیر اعلیٰ صاحب کو ان کی ذمہ داری کا احساس دلایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود اب پھر اٹھ کر یہ اعلان کریں کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے میرا نہیں ہوا ہے۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر یہ تحریک استحقاق بنتا نہیں ہے اس پر آپ بحث کس طرح کر سکتے ہیں یہ حالیہ وقوع پذیر واقعہ نہیں ہے درمیان میں اجلاسوں میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے پہلے اجلاس میں ذکر ہونا چاہیے تھا کیونکہ اسمبلی کو شروع ہوئے کافی دن ہو چکے ہیں لہٰذا اس کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا ہے اسے تین مہینے ہو چکے ہیں یہ حالیہ وقوع پذیر واقعہ نہیں ہے بہرحال ان چیزوں کا وہ اسپیکر صاحب سے بات چیت کر سکتے ہیں ان کے چیمبر میں۔

جناب اسپیکر وزیر اعلیٰ صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں حیدری صاحب آپ بیٹھ جائیں

مولوی عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر مجھے اس استحقاق کے بارے میں دلائل دینے ہیں۔

جناب اسپیکر وزیر اعلیٰ صاحب.........

میر تاج محمد خان جمالی قائد ایوان یار ابھی کھڑے ہو گئے ہیں مولانا صاحب اعتراض کرتے ہیں بس جی ان کے لیے وہ بقایا رقم انشاء اللہ دے دیں گے۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر میں بھی اس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں جہاں زلزلہ ہوا تھا وہاں کا مجھے بھی علم ہے یہ ان لوگوں کا حق بنتا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کروں گا کہ بحیثیت وزیر اعلیٰ جو انہوں نے اعلان کیا ہے وہ ان لوگوں کو دے دیں۔

قائد ایوان ڈپٹی کمشنر کے تھرو (Through)

جناب اسپیکر حیدری صاحب اب وزیر اعلیٰ صاحب کی اس یقین دہانی کے بعد کیا آپ تحریک استحقاق کو مزید پریس کرتے ہیں؟

مولوی عبدالغفور حیدری ثناء اللہ صاحب نے میری اس تحریک استحقاق کی حمایت کی ہے میں ان

کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہاں سے اٹھتے ہی اپنے وعدے کا ایفا فرمائیں گے میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ یہ میری توسط سے ہو بلکہ وہاں پہلے بھی کیبنٹی تھی اس کمیٹی کے توسط سے یا خود وزیر اعلیٰ صاحب تقسیم کریں ہم تو یہ نہیں چاہتے کہ جہاں بھی کچھ ہو وہاں ہمارا عمل دخل ضرور ہونا چاہیے وہ تو میرے خیال میں حزب اقتدار کے لوگ ہوتے ہیں کہ جی "ہمارے حلقے میں کوئی کام نہ کرے" میں تو خود گزارش کروں گا کہ وہاں وزیر اعلیٰ صاحب جائیں اور سرور کاکڑ صاحب جائیں اور وہاں جو کچھ ان سے ہو سکتا ہے تیرہ لاکھ روپے سے بڑھ کر مزید بھی وہ کچھ کر سکتے ہیں کریں اس سلسلے میں میں کہوں گا کہ......

جناب اسپیکر مولانا صاحب پہلے اس تحریک استحقاق کا فیصلہ کرتے ہیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری تین مہینے گزر گئے ہیں لیکن کوئی ان کی خبر گیری نہیں کرتا ہے۔

جناب اسپیکر قائد ایوان صاحب کی یقین دہانی کے بعد محرک اپنی تحریک پر زور نہیں دیتے جعفر خان صاحب نے اس تحریک پر سوال کیا تھا کہ "یہ تحریک زیادہ دنوں کی ہے" حیدری صاحب نے اسے پہلے پیش کیا کیونکہ محرک موجود نہیں تھے۔ اس لیے اس بنیاد پر انہوں نے ایک نوٹس دیا ہے کہ "چونکہ میں اس دن یہاں موجود نہیں تھا اس لیے اس کو فریش نوٹس دیا جائے......"

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات اگر کوئی آدمی موجود نہ ہو تو وہ دوبارہ پیش کر سکتا ہے اس طرح آپ ایسا قانون بنائیں کہ وہ ہر وقت پیش کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر اس بنیاد پر........؟ (مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) تو ہر وقت پیش کرنا چاہیے قوائد و ضوابط میں لکھا جائے پھر آپ اسے اسمبلی کے اس سے نکال کر ہمیشہ جو بھی واقعہ ہو چاہے دس سال پہلے رونما ہوا اسے اس ایوان میں پیش کرنا چاہیے میرے خیال میں اسے آوٹ آف آرڈر (Out of Order) ہونا چاہیے تھا اور آپ کو اپنے چیمبر میں ہی اس تحریک استحقاق کو ختم کر دینا چاہیے تھا کیونکہ اس ایوان میں اسے پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

جناب اسپیکر میں نے اس کی....(مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ لیکن اسے اگر ہم اس طرح سے شروع کریں تو پھر آپ اس کو اسمبلی کے قواعد و ضوابط سے نکالنا چاہیے دس سال پرانا مسئلہ ہو کوئی اسے آج پیش کرنا چاہیے.....

جناب اسپیکر قواعد و ضوابط کے مطابق یہ نوٹس دیا گیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) اور پھر یہ وزیر کا پری روگیٹو (Prerogative) نہیں ہوتا ہے کہ وہ جا کر کوئی اعلان کرے دس لاکھ یا تیس لاکھ روپے کا بعد میں وہ جو بھاری ہوتا ہے حکومت پر یہ صوبائی حکومت کا کام ہے کہ وہ جا کر دیکھے کہ اگر کوئی نقصان ہوا ہے کہ اس کی رپورٹ بنا کر حکومت کو پیش کیا جاتا ہے اگر ایسے مولانا صاحب تیرہ لاکھ روپے مانگتے ہیں کل ہم بھی اپنے حلقے کے مصیبت زدہ لوگوں کے لئے تحریک استحقاق لائیں گے اور وہ ہمیں دیا جائے۔

مولوی عبدالغفور حیدری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ بات کو کلیئر ہونے دیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہم سرور خان صاحب کو ان کے کئے ہوئے وعدے یاد نہیں دلاتے ہیں وہ ہمیشہ اس طرح کے اعلانات کرتے ہیں اور ان پر عمل درآمد نہیں کرتے ہیں اس لیے شاید اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے ہم ان کو نہیں چھیڑتے ہیں ہم نے تو وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کی ہے۔

جناب اسپیکر جی جعفر صاحب فرمائیں۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب والا میرا پوائنٹ پہلے بھی وہی تھا اور اب بھی وہی ہے اب بھی میں اس پر زور دوں گا کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتا تھا یہ حالیہ وقوع پذیر واقعہ نہیں ہے اور اس طرح اگر اجازت ہو تو اس زمانے میں ژوب میں سیلاب آیا تھا کمشنر کا رپورٹ ہے کہ ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے میرا خیال ہے کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے اگلے اجلاس میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر جی اچھا جب آپ اسے لائیں گے تو دیکھیں گے تحریک استحقاق محرک نے پیش کی۔ قائد ایوان صاحب نے اس سلسلے میں بات کی اور محرک نے اپنے استحقاق پر زور نہیں دیا یہ اس کا فیصلہ ہوا میں اس بات کا آپ کو جواب دے رہا تھا آپ نے فرمایا "اس استحقاق کا کافی دن گزر چکے ہیں یہ پہلے دن نہیں آیا" صرف اس بات کی میں کلیئریفکیشن (Clarification) کرنا چاہتا تھا کہ پہلے دن ان کی باقاعدہ یہ تحریک استحقاق آئی تھی لیکن چونکہ وہ اس دن نہیں آئے تھے ظاہر ہے اس لیپس (Lapes) ہونا تھا اس کے بعد انہوں نے فریش نوٹس آج کے دن کے لیے پیش کیا وہ رول کے مطابق کر سکتے ہیں۔ جی تحریک التوا نمبر پانچ منجانب مولوی

تحریک التوا [illegible]

عبدالباری صاحب۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے

! میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ پشین کے ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخابات غالباً" مورخہ ۹ مئی میں ہوئے ہیں ۔ لیکن تاحال پشین کے ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کا انتخاب نہیں ہوا ہے۔ جو نہ صرف ضلع پشین کے عوامی نمائندوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہے بلکہ پشین کے تمام عوام کے جمہوری حق کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخابات کے بعد یہ ضلع پشین کے عوام اور ان کے نمائندوں کا قانونی اور جمہوری حق تھا کہ ان کے چیئرمین کا انتخاب ہو جاتا۔ پشین کے عوام کو اس حق سے محروم رکھا۔ جمہوری اقدار کی پامالی ہوئی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التوا جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ

میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ پشین کے ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخابات غالباً" مورخہ ۹ مئی میں ہوئے ہیں ۔ لیکن تاحال پشین کے ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین کا انتخاب نہیں ہوا ہے۔ جو نہ صرف ضلع پشین کے عوامی نمائندوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہے بلکہ پشین کے تمام عوام کے جمہوری حق کا مذاق اڑایا جارہا ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخابات کے بعد یہ ضلع پشین کے عوام اور ان کے نمائندوں کا قانونی اور جمہوری حق تھا کہ ان کے چیئرمین کا انتخاب ہو جاتا۔ پشین کے عوام کو اس حق سے محروم رکھا۔ جمہوری اقدار کی پامالی ہوئی ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر جی آپ یہ بتائیں کہ رولز کے مطابق کیسے آپ کا یہ تحریک استحقاق بنتا ہے؟

مولوی عبدالباری جناب اسپیکر یہ پوری اہمیت کا مسئلہ ہے اور یہ ہمارے پشین ڈسٹرکٹ کے عوام کا بنیادی حق ہے اس بارے میں میں بول سکتا ہوں' جب سے پشین ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخابات ہوئے ہیں اور اس بارے میں نے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس بھی گیا اور وہاں میں نے ان سے بات کی کہ پورے ڈسٹرکٹ کونسل میں دو تہائی کی الیکشن ہوا ہے لہٰذا ہمارا قانونی حق بنتا ہے کہ اس پر.......

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر بحیثیت لوکل گورنمنٹ کے وزیر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلدیات کے الیکشن کو میرے خیال میں پانچ یا چھ مہینے ہوئے ہیں اس کے بعد اسمبلی سیشن کافی ہوئے ہیں یہ کس رول کے تحت اس پر بحث کر رہے ہیں لہٰذا آپ سے وضاحت چاہتا

ہوں؟

مولوی عبدالباری جناب اسپیکر اس کی میں آپ کو تفصیل سے بتاؤں گا......(مداخلت)

جناب اسپیکر آپ لوگ ان کی بات سن لیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میں وزیر بلدیات صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہی صورتحال خضدار کی بھی تھی لیکن شہند میں آیا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ چیئرمین بھی ہے اور ان کو وہاں کے لوگوں کو جو حلقے رہ گئے تھے وہ رہ گئے باقی جو منتخب ہو کر آئے ہیں 'ان کو ان کا جمہوری حق دیا گیا ہے تو اس حوالے سے میں مولانا صاحب کی اس تحریک کی حمایت کرتے ہوئے جو حلقے رہ گئے ہیں ہمیں بعد میں ان پر وہ کیا جاسکتا ہے.......(مداخلت)

جناب اسپیکر ان کی بات مکمل ہونے دیں۔

مولوی عبدالباری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میں پہلے اپنی بات مکمل کرلوں پھر دوسرے ممبر بولیں۔

جناب اسپیکر حمید خان صاحب پہلے ان کی بات مکمل ہونے دیں پھر......

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) جی اچھا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) مولوی صاحب معصوم لوگ ہیں پہلے انہیں بولنا چاہیے۔

مولوی عبدالباری میں معصوم ہوں آپ تو عاصم ہیں جناب اسپیکر ہمارے ڈسٹرکٹ کونسل پشین میں ۳۸ ممبرز کی نسبت سے ۳۰ ممبر منتخب ہو چکے ہیں اس کے بعد چار اور ممبر منتخب ہونے والے ہیں۔ جن میں ایک مزدور دو خواتین اور ایک کسان کی ہیں ۔ اس طرح پھر ان کی ٹوٹل چونتیس ہونگے۔ یعنی دو تہائی سے زیادہ کے الیکشن ہو چکے ہیں ۔ اور ہم نے قانونی ماہرین سے بھی رابطہ کیا۔ انہوں نے بھی کہا کہ ڈسٹرکٹ پشین کے عوام کا یہ بنیادی حق ہے۔ میں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ملاقات کی۔ شاید اس ملاقات میں جناب اسپیکر صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا کہ آپ جا کر ہوم ڈیپارٹمنٹ والوں سے بات کریں اگر گلستان میں الیکشن کے حالات سازگار نہیں تو پھر آپ ان منتخب نمائندوں پر چیئرمین کے الیکشن کروادیں۔ تو ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کے کہنے پر منسٹر ہوم سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ فی الحال حالات الیکشن کے لیے سازگار نہیں۔ لہٰذا آپ تو منتخب کونسلروں پر ڈسٹرکٹ چیئرمین کے الیکشن کروادیں۔ اس وقت ہمارے ڈسٹرکٹ پشین کے ایک ایم

پی اے صاحب بھی موجود تھے۔ اس ایم پی اے صاحب نے کہا کہ ہم اپنی پارٹی کی جانب سے لکھ کر دیں گے کہ گلستان میں حالات الیکشن کے حق میں نہیں۔ اس کے بعد میں دوبارہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس گیا تو وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک آرڈر نکالا کہ تو منتخب کونسلروں پر ڈسٹرکٹ پشین کے الیکشن کروادیں۔ اس کا آرڈر بھی میرے ساتھ موجود ہے۔

محمد اسلم بزنجو (وزیر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) جناب اسپیکر معزز رکن سے کہا جائے کہ وہ چیف منسٹر صاحب کے آرڈر پڑھ کر سنائیں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر قانون پارلیمانی امور) جناب اسپیکر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ایڈ میزبل ہے کہ نہیں۔ کیونکہ یہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا واقعہ نہیں یہ کئی عرصہ سے چلا آرہا ہے۔ عام ملکی حالات جب ٹھیک ہوئے تو وہاں الیکشن ہوگا۔ اس لیے یہ تحریک التوا کے زمرے میں نہیں آتا اس پر تقریر کرنا بے سود ہے۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر پارلیمانی امور کے وزیر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ سوال کریں بلکہ وہ فیصلہ کریں۔ میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پشین کے عوام کا بنیادی حق ہے۔ اس کے لیے ہم لڑیں گے جیلوں میں جائیں گے جانوں کا نظرانہ دیں گے۔ یہ صاف بات ہے کہ ہم اپنی مرگ کو جہاد سمجھتے ہیں۔ اور اپنی مرگ کو شہادت سمجھتے ہیں (مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات) کو جناب اسپیکر معزز رکن فلور پر اس طرح کی باتیں نہیں کرنی چاہییے۔ بلکہ اس کو اس ایوان کے تقدس کا خیال رکھنا چاہیے۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر' جہاں تک ضلع پشین کے ڈسٹرکٹ چیرمین کے الیکشن کا مسئلہ ہے' حال ہی میں چیف منسٹر صاحب نے نوٹیفکیشن کے لئے کہا تھا کہ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے اور ڈسٹرکٹ پشین کو دو ضلعوں میں تقسیم کیا جائے' جنوری میں شائد یہ دو ڈسٹرکٹ بن جائیں تو اسی ماہ جنوری میں ڈسٹرکٹ پشین کے الیکشن کروادیں گے۔ اور گلستان کے جب حالات ٹھیک ہوں گے تو وہاں بھی الیکشن کروادیں گے۔ مولانا صاحب اس پر کیوں بحث کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب جس طرح ہوم منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جنوری میں ضلع پشین کو دو ضلعوں میں تقسیم کیا جائے گا تو ضلع پشین کے الیکشن ہم کرادیں گے۔

مولوی عصمت اللہ جناب اسپیکر یہ بتایا جائے کہ جب تک گلستان کا باقی ماندہ الیکشن نہیں کرایا جاتا کیا؟ اس سے قبل قانونی پیچیدگیاں موجود ہیں کیا وجہ ہے کہ چیئرمین شپ کے انتخابات نہیں ہوسکتے۔؟

نواب ذوالفقار مگسی (وزیر داخلہ) جناب اسپیکر مولانا صاحب نے ہی قرار داد پیش کی تھی ضلع پشین کو دو ضلعوں میں تقسیم کرنے کے لئے' جب وہ تقسیم ہوں گے تو ان کا ضلع خود بخود علیحدہ ہوجائے گا تو پشین کے الیکشن جدا ہوں گے۔

مولانا عبدالباری جناب اسپیکر جہاں تک دوسرے ڈسٹرکٹ کا مسئلہ ہے تو اس بارے میں ایک آرڈر ہوا تھا۔ جس میں آوران اور پشین کو دو دو ضلعوں میں تقسیم کرنے کے' جب کہ آوران کے لئے ڈپٹی کمشنر بھیجا گیا کیا آوران میں حالات ٹھیک ہیں اور گلستان میں حالات ٹھیک ہیں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب ہوم منسٹر صاحب کی یقین دھانی کے بعد اپنی تحریک پر زور نہیں دیں گے۔

جناب اسپیکر مولوی نیاز محمد دوتانی صاحب نے تحریک التواء کا نوٹس دیا ہے لہٰذا وہ اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

مولوی نیاز محمد دوتانی جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے

میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ شہر کی زبوں حالی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شہر کھنڈرات میں تبدیل ہوا ہے۔ ترقیاتی محکموں کی غلط منصوبہ بندی سے نجات حاصل کرنے کے لیے شہری عدالت کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں۔ جو تاریخ کی بدترین تاریک دور کی نشاندہی کر رہی ہے۔ ناقص منصوبہ بندی کا یہ عالم ہے کہ کسی زمانے کے تقریباً" ستر ہزار کوئٹہ کی آبادی اب تقریباً" دس لاکھ کے قریب ہے۔ لیکن سہولیات وہی پرانی ہیں جو ایک لمحہ فکر ہے شہر کو پھیلانے اور اسے صاف ستھرا رکھنے کی بجائے تمام بوجھ لیاقت بازار' پرنس روڈ' قندھاری بازار' جناح روڈ اس سے ملحقہ و متصل علاقوں پر ڈالا گیا ہے اس پر طرہ یہ کہ نہ تو پیدل چلنے کا اہتمام ہے اور نہ ہی ٹریفک کا کوئی نظام ہے۔ اور نہ ہی پارکنگ کا کوئی طریقہ کار وضع ہے۔ روڈوں کی حالت ابتر ہے۔ اگر سریاب چیک پوسٹ سے بلیلی چیک پوسٹ تک تمام علاقے کو یکساں ترقی کے مواقع دیے جاتے تو کوئٹہ شہر کی اتنی زبوں حالی نہ ہوتی شہر میں صفائی کا فقدان بیماریوں کا سبب بن رہا ہے اور کوئٹہ کے شہری انتہائی تکلیف دہ زندگی گزار رہے ہیں بلوچستان کا دار الخلافہ اور اس کے عوام فوری داد رسی کے حقدار ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم اور فوری طلب کا مسئلہ

بھی ہے۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے اور کوئٹہ شہر کو عذاب سے نجات دلائی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

میں تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ کوئٹہ شہر کی زبوں حالی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شہر کھنڈرات میں تبدیل ہوا ہے۔ ترقیاتی محکموں کی غلط منصوبہ بندی سے نجات حاصل کرنے کے لیے شہری عدالت کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں۔ جو تاریخ کی بدترین تاریک دور کی نشاندہی کر رہی ہے۔ ناقص منصوبہ بندی کا یہ عالم ہے کہ کسی زمانے کے تقریباً "ستر ہزار کوئٹہ کی آبادی اب تقریباً" دس لاکھ کے قریب ہے۔ لیکن سہولیات وہی پرانی ہیں جو ایک لمحہ فکر ہے شہر کو پھیلانے اور اسے صاف ستھرا رکھنے کی بجائے تمام بوجھ لیاقت بازار، پرنس روڈ، قندھاری بازار، جناح روڈ اس سے ملحقہ و متصل علاقوں پر ڈالا گیا ہے اس پر طرہ یہ کہ نہ تو پیدل چلنے کا اہتمام ہے اور نہ ہی ٹریفک کا کوئی نظام ہے۔ اور نہ ہی پارکنگ کا کوئی طریقہ کار وضع ہے۔ روڈوں کی حالت ابتر ہے۔ اگر سریاب چیک پوسٹ سے بلیلی چیک پوسٹ تک تمام علاقے کو یکساں ترقی کے مواقع دیے جاتے تو کوئٹہ شہر کی اتنی زبوں حالی نہ ہوتی شہر میں صفائی کا فقدان بیماریوں کا سبب بن رہا ہے اور کوئٹہ کے شہری انتہائی تکلیف دہ زندگی گزار رہے ہیں بلوچستان کا دارالخلافہ اور اس کے عوام فوری داد رسی کے حقدار ہیں۔ یہ ایک انتہائی اہم اور فوری طلب کا مسئلہ بھی ہے۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے اور کوئٹہ شہر کو عذاب سے نجات دلائی جائے۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب!

مولوی نیاز محمد درانی میں اس مقدس ایوان کو کوئٹہ شہر کے زبوں حالی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں آپ حضرات کو بہتر معلوم ہے کہ کوئٹہ شہر بلوچستان کا دارالخلافہ ہے اور سیاحوں کے لیے بہت اونچے درجے کا مقام رکھتا ہے میرے خیال میں اسمبلی کے حالات کے مطابق سب کو اس کی پابندی کرنی چاہیے وزیر اعلیٰ صاحب خود بول رہے ہیں کھسر پھسر کر رہے ہیں یہ تو مناسب بات نہیں ہے وہ اس طرح کر لیں لیکن ہماری باتیں بھی سن لیں (شور)

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر مولانا صاحب میں آپ سے پہلے کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر نہیں مولانا صاحب اسلم صاحب کے بعد پھر آپ بھی۔

میر محمد اسلم بزنجو(وزیر) جناب مولوی صاحب نے جو تحریک التوا پیش کی ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ تحریک التوا نہیں ہے یہ تحریک اتفاق ہے کیونکہ ہم سب اس پر ایگری ہیں چونکہ یہ کوئٹہ کے حالات ہیں اس کے بارے میں روز ہماری میٹنگیں ہوتی ہیں روز بحث مباحثہ ہوتا ہے جب مولانا صاحب خود اس کابینہ کے ممبر تھے۔

جناب اسپیکر اس کو اسمبلی میں بحث کے لیے رکھا جائے آپ یہ کہنا چاہتے ہیں؟

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جی ہاں باقاعدہ اس طرح ہو جائے اس کو تحریک اتفاق سمجھیں اس میں ہم بھی آتے ہیں جی (شور)

مسٹر جعفر خان مندوخیل(وزیر) بحث کے لیے رکھا جائے۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے مولانا صاحب اس تحریک کو ایڈمٹ(Admit) کیا جاتا ہے پھر اس کو بحث کے لیے رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) پوائنٹ آف آرڈر میرے خیال میں اسپیکر صاحب اس سے پہلے کہ آیا یہ تحریک التوا بنتی ہی نہیں یہ ارجنٹ نہیں ہے بیس سال سے یہ مسئلہ چلا آرہا ہے پہلے تو یہ تحریک التوا کے زمرے سے نکال دیں قرارداد کے شکل میں یہ منظور کر سکتے ہیں سب کا اس پر اتفاق ہے یہ تھی پہلی بات۔ اور دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کیا تحریک جو آج پیش کر رہے ہیں یہ فریش نوٹس کے ساتھ ہے یا ایک ہفتہ پہلے مسئلے پر جو انہوں نے دی تھی آپ اس پر کارروائی کر رہے ہیں ذرا اسپیکر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر فریش نوٹس کے بغیر تحریک نہیں آسکتی قاعدہ یہ ہوتا ہے کہ جب کہ کسی معزز رکن کی تحریک اس کی عدم موجودگی کی بنا پر اسمبلی میں نہیں آتی تو وہ لیپس(Lapes) ہو جاتی ہے جب تک اس کے لیے فریش نوٹس نہ دیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) یہ ہمارے پاس جو پڑے ہوئے ہیں وہ فریش کا لفظ لکھا ہوا ہے نہ پرانے کا لفظ لکھا ہوا ہے وہی پیپر جو پہلے دن تھا وہی پیپر اب بھی ہے اس کی رکمنڈیشن یا فریش۔

جناب اسپیکر فریش نوٹس دیا ہوگا (شور)

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر) آپ گنجائش رکھ رہے ہیں شائد وہ پرانے کاغذوں کو وہ کر رہے ہیں چلو ٹھیک ہے لیکن یہ تحریک التوا کے زمرے میں نہیں آتی ہے قرارداد ہو جائے ہم سب اس پر اتفاق کرتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی یہ کیپٹل (Capital) کوئٹہ ہمارے بلوچستان کا کیپٹل (Capital) ہے اس میں ہم سب کا حق بھی ہے تو بجائے تحریک کے آپ فریش قرارداد مو (Move) کریں ہم کو بھی چاہتے ہیں کہ کیپٹل خوبصورت بنائیں یہ اس وقت کراچی کا لیاری بنا ہوا ہے کراچی لیاری اس سے دس گنا بہتر ہے ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس کو خوبصورت بنائیں اور اس کو صحیح قانونی صورت میں اسمبلی میں لائیں تاکہ ہم کوئٹہ شہر کو صحیح ڈویلپ (Develop) کریں۔

مولوی نیاز محمد دوتانی جناب اسپیکر یہ قرارداد اور اتفاق سے کام نہیں بنتا ہے صرف الفاظ سے بات کریں اور بات کو چھوڑ دیں اس طرح نہیں ہے تحریک التوا لائے ہیں اور اس پر بحث کرتے ہیں اور حکومت کو ہم مجبور کرتے ہیں کہ وہ کوئٹہ شہر کی باقاعدہ انتظامات کرلیں۔

مسٹر سعید احمد ھاشمی (وزیر) جناب اسپیکر اگر مجھے اجازت ہو۔

جناب اسپیکر جی ہاشمی صاحب

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) میری گزارش ہوگی کہ موضوع اتنا ہی اہم ہے میں نہ صرف کوئٹہ کے شہریوں کے لیے بلکہ ان تمام حضرات کے لیے جو باہر سے بھی کوئٹہ تشریف لاتے ہیں کوئٹہ میں رہائش پذیر ہیں میری گزارش ہوگی کہ اس پر بحث کے لیے کوئی دن مقرر کیا جائے۔

جناب اسپیکر چوبیس (۲۴) تاریخ کو اس تحریک پر بحث کی جائے گی بحث کے لیے اس کو منظور کیا جاتا ہے۔

سردار ثناء اللہ زھری (وزیر) جناب اسپیکر صاحب پوائنٹ آف آرڈر میں تو یہ کہوں گا کہ آج ہی اس پر بحث کے لیے اجازت دیں بحث کر لیتے ہیں اس میں کونسا مسئلہ ہے آپ اگر اس کو تحریک التوا بناتے ہیں پھر آج ہی اس پر بحث کرلیں ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے سب بیٹھے ہوئے ہیں آپ۔

جناب اسپیکر اس طرح ہے کہ تحریک التوا پر ہاؤس کی ایک مشترکہ سوچ ہے کہ اس پر ہم ایک اچھی تجویز ہاؤس میں پیش کریں تو ٹھیک ہے تمام اراکین کو اس سلسلے میں سوچنے کا موقع دیں اس کے بعد پھر۔ جی نواب اسلم رئیسانی صاحب مشترکہ قرارداد نمبر ا۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

اس وقت صوبہ بلوچستان میں اکثر سرکاری اسکولوں میں انگریزی پرائمری پاس کرنے کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔ نتیجتاً" طلبا احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کو انگریزی کی پڑھائی لکھائی کو سمجھنے میں وقت اور دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان کے تمام سرکاری اسکولوں میں جہاں انگریزی ابتدا سے نہیں پڑھائی جاتی ہے وہاں فوری طور پر پرائمری سطح سے انگریزی کا تعلیم کو رائج کرنے کا انتظام کیا جائے۔

جناب اسپیکر مشترکہ قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

اس وقت صوبہ بلوچستان میں اکثر سرکاری اسکولوں میں انگریزی پرائمری پاس کرنے کے بعد پڑھائی جاتی ہے۔ نتیجتاً" طلبا احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کو انگریزی کی پڑھائی لکھائی کو سمجھنے میں وقت اور دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبہ بلوچستان کے تمام سرکاری اسکولوں میں جہاں انگریزی ابتدا سے نہیں پڑھائی جاتی ہے وہاں فوری طور پر پرائمری سطح سے انگریزی کا تعلیم کو رائج کرنے کا انتظام کیا جائے۔

جناب اسپیکر نواب صاحب اس سلسلے میں مزید آپ فرمائیں گے کچھ ایکسپلینیشن (Explanation) کے لیے جی۔ جعفر خان صاحب نواب صاحب تحریک پر مزید کچھ نہیں بولنا چاہتے ہیں آپ بولیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتا ہوں میں کھڑا ہوں (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک آپ رولز آف بزنس (Rules of business) کو فالو (Follow) کریں جو قرارداد منسٹر صاحب نے پیش کی ہے اس پر اس کو کچھ بولنا ہے تاکہ اس کی مائنڈ (Mind) کو ریڈ (Read) کر سکیں یہ ایک بنیادی نقطہ ہے۔

جناب اسپیکر قرارداد یہ نہیں کہہ سکتے ہیں قرارداد اسمبلی کیونکہ یہ آپ کی رائے سے متعلق ہے اگر اس متفق ہونگے تو آپ رائے دیں گے نہیں متفق ہونگے آپ رائے نہیں دیں گے آپ قرارداد میں نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اس کو بتائیں کہ یہ مینٹین ایبل (Maintainable) ہے کہ نہیں جی جعفر خان صاحب آپ کا نمبر آجاتا ہے جی۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر صاحب اس قرارداد کی پر زور حمایت کرتے ہیں دو سال تقریباً" وزیر تعلیم رہا ہوں' اور یہ مسئلہ بلوچستان میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے بلوچستان میں اس وقت یہ ہو رہا ہے کہ انگلش میڈیم اسکولز ہیں ان میں پرائمری لیول سے انگلش پڑھائی جاتی ہے جس سے آگے پھر جو اسٹوڈنٹس ہیں ان کے لیے میٹرک میں ایف ایس سی میں یا پھر پروفیشنل ایجوکیشن میں بڑے فائدے ہوتے ہیں پھر وہ آگے رہ جاتے ہیں جو (Competetive Exams) میں آگے ہوتے ہیں اس وجہ سے لوگوں میں ایک رجحان یہ پایا جاتا ہے کہ انگلش سیکھنے کے بغیر ہم آگے (Competetive Exams) میں سائنس ایجوکیشن میں ہم کمپیٹنٹ نہیں ہوسکتے کیونکہ پانچویں کے بعد جب یہ الف ب پڑھنا شروع کرتے ہیں آگے بی سی ڈی پڑھنا شروع کردیتے ہیں میٹرک تک تو اس کو اے بی سی ڈی مشکل سے آتی ہے جب ایک وہ فیس Face کردیتے ہیں پروفیشنل کالجز میں انگلش کو وہ ہماری مجبوری ہے اس وقت ہم رائج نہیں کرسکتے کوئی اور زبان اردو یا پشتو یا کوئی بھی زبان جو ہم پروفیشنل ایجوکیشن میں سائنس ایجوکیشن میں رائج نہیں کرسکتے ہیں طلبا کی مجبوری ہے سائنس میڈیکل پڑھنے میں انجیرنگ پڑھنے میں یا دوسرے جو ھائی لیول کے ایجوکیشن ہیں وہ انگلش میں پڑھنے میں ان کی مجبوری ہے لہذا جب یہ بات شروع ہوجاتی ہے تو لوگ پرائمری سے بھی انگلش پڑھنے کی طرف توجہ کردیتے ہیں پرائیوٹ اسکولوں کی طرف لوگوں کا بھاگنا شروع ہوجاتا ہے اور غریب لوگوں کی وہ وسائل نہیں ہیں کہ وہ پرائیوٹ اسکولوں میں اپنے بچوں کو پڑھا سکیں یا اپنے بچوں کو تعلیم دے سکے اس وجہ سے آپ کوئٹہ شہر کو دیکھیں بلوچستان مش روم (Mush Room) ہوگئی ہے پرائیوٹ اسکولوں کی جو صرف انگریزی کا نام دیکھ کر کے داخل کرواتے ہیں حالانکہ ان کی اسٹینڈرڈ آف ایجوکیشن ہمارے گورنمنٹ کے اسکولوں سے بدرجا خراب ہے لیکن صرف انگلش کے نام سے ان کا کاروبار اتنا چل پڑا ہے کہ لوگ راتوں رات اس میں کروڑ پتی بن گئے ہیں اس کے بعد جو اسٹوڈنٹس رہ گئے ہیں جنہوں نے پرائمری لیول تک اردو پڑھی ہے اس کے بعد انگلش شروع کردیتے ہیں بہت مشکل سے پہنچ جاتے ہیں پروفیشنل ایجوکیشن کی اسٹیج تک وہ گرامر اور کمپوزیشن میں بھی پسے رہتے ہیں جب کہ وہ

ایک دم ھائی لیول کے انگلش یا ھائی لیول کی میڈیم کو جب فیس کرتے ہیں تو فیس نہیں کرسکتے ہیں اس وجہ سے کمزور رہے جاتے ہیں اور میڈیکل اور انجینئرنگ کی جو سیٹیں ہوتی ہیں ان سے محروم رہ جاتے ہیں سب کے لیے برابر کا مواقع ہونا چاہیے نہ کہ امیرلوگوں کو پرائیوٹ اسکولز ہیں بیکن اسکولز ہیں سٹی اسکولز ہیں یا دوسرے ہیں اس سے ان کو یہ فائدہ حاصل ہوجاتا ہے کہ پرائمری سے انگلش شروع کردیتے ہیں اور گئے وہ فائدہ اٹھاتے جاتے ہیں اور آخر سی ایس ایس ایگزام پاس (C.S.S.Exam) کرنے میں بھی میڈیکل جانے میں میڈیکل کلیئر کرنے میں بھی انجیرنگ کلیر کرنے میں بھی جب کہ دوسرے گورنمنٹ اسکولز میں پڑھتے ہیں یہاں پرائمری لیول تک اردو ہے پرائمری کے بعد وہ انگلش شروع ہوجاتی ہے وہ رہے جاتے ہیں اس میں ان کو بھی یہ مواقع حاصل ہونا چاہیے اس بات کی شروع سے ہی میں میور تھا جب میں ایجوکیشن منسٹر تھا یہ میرا پروگرام تھا اس وقت اور انشاء اللہ اس کے اوپر بھی کچھ نہ کچھ کارروائی ہورہی ہوگی کہ ان لوگوں کا بھی مواقع پروائیڈ کیے جائیں غریب لوگوں کو جو کہ گورنمنٹ اسکولوں میں پڑھتے ہیں دوسرے لوگوں کے برابر مواقع پروائیڈ کیے جائیں جو کہ گورنمنٹ اسکولوں میں پڑھتے ہیں لہٰذا اس قرارداد کی حمایت ہاؤس کو سارے اسمبلی کو کرنا چاہیے یہاں ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی انگلش میڈیم میں پڑھے ہیں اور اس کو ان چیز کا فائدہ کا پتہ ہے۔ جس زبان میں آپ ایجوکیشن کے لیے مجبور ہیں میڈیکل میں انجینئرنگ میں سی ایس ایس کے ایگزام میں دوسرے بھی جس کے لیے آپ مجبور ہیں اس کو بنیاد سے ہی شروع کیا جائے تاکہ تمام لوگوں کو یکساں مواقع پروائیڈ ہوجائیں اور دوسرے ساتھ میں یہ مش روم گروتھ (Mushroom growth) پرائیوٹ اداروں کی جو صرف کاروبار کی نیت سے پیسے بٹورنے کے لیے یہ شروع کرتے ہیں اس کی بھی حوصلہ شکنی ہوجائے گی۔

جناب اسپیکر جی اور کوئی صاحب اس سلسلے میں جی۔

مولانا عبدالغفور حیدری ہماری ہمیشہ یہ المیہ رہی ہے کہ ہمیں اپنی قوم اپنی زبان اپنی ثقافت سے محبت نہیں ہے اور ہم دوسرے کے زبان سیکھنے کی ثقافت یا تہذیب کو اپنے ہاں عام کرنے کے لیے بہانے تراشا کرتے ہیں اور بڑے حیلے بہانے بیان کرتے ہیں جہاں تک علم کا یا سائنس کا کسی بھی عنوان سے کسی بھی چیز کے سیکھنے کا یا سمجھنے کا تعلق ہے اس کا تعلق یہ نہیں ہے کہ وہ انگریزی سے ہم دوسرے ممالک کو بھی دیکھتے ہیں آپ جاپان جائیں نظریہ ضرورت کے تحت یا زبان سیکھنے کے لیے تو شاید سیکھی جاتی ہے ورنہ ان کے تمام علوم اول سے لے کر آخر تک سارے سبجیکٹ (Subject) ان کی اپنی زبان میں ہیں کوریا آپ جائیں فرانس جائیں میں تو

اکثر ممالک میں دیکھتا ہوں انگریزی کو تو کوئی گھاس نہیں ڈالتا فرانس والے تو بولتے ہی نہیں ہیں اور کسی عرب سے آپ انگریزی میں بات کریں تو گالی سمجھتا ہے اور ایران ہم گئے ان کے گورنر سے ملے یقین جانیں ان کے گورنر کو انگلش آتی تھی لیکن وہ بولتے نہیں تھے فارسی میں بولتے تھے یعنی اس حد تک ان کو اپنی زبان پر اپنی ثقافت پر اپنی اس پر اتنا فخر ہوتا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں بجائے اس کے یا تو ہم اپنے مادری زبان میں ان سب چیزوں کو سیکھے اگر نہیں تو ایسی زبان جیسی اردو ہے کہ چاروں صوبوں میں مشترکہ طور پر بولی بھی جاتی ہے سمجھی بھی جاتی ہے اس عنوان سے اگر ہم اس پر توجہ دیں تو کم از کم ہماری قوم میں ایک احساس برتری اور اس حد تک کہ جی ہماری زبان، ہماری کلچر یہ بھی کچھ حیثیت رکھتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی احساسِ کمتری کی بات ہے کہ پرائمری سے بچوں کو انگریزی تعلیم دی جائے انگریزی سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے سیکھی جاسکتی ہے زبان ہے ایک حوالے سے لیکن اپنے تمام چیزوں کو اس زبان میں ڈویلپ(Develop) کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب بات نہیں ہے بلکہ ہمیں اپنے قومی خطوط کو اپنی زبان پر اپنے یہاں کے کلچر اور اس ثقافت کے روشنی میں ان کو استوار کریں تاکہ ہم دوسرے قوموں کو یہ دکھا سکیں کہ انگریزی کے بغیر بھی ہم چل سکتے ہیں اور اپنے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرسکتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی ہمارے پاس اچھے سائنسدان اچھے ڈاکٹر اچھے انجینئر پیدا ہوسکتے ہیں

(مداخلت)

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) لیکن انہوں نے انگریزی کی ممانعت کی لیکن وہ خود کہہ رہے ہیں کہ علم کو ڈویلپ کرنا چاہیے وہ خود انگریزی کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

مولوی عصمت اللہ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب جہاں تک اس موضوع کا تعلق ہے۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر) جناب اسپیکر صاحب مولانا صاحب نے پھر پوائنٹ آف آرڈر کہا ہے میں امید کرتا ہوں کہ یہ ضرور حمایت کریں گے۔

مولوی عصمت اللہ کسی نے انگریزی سیکھنے کی ممانعت نہیں کی تھی لیکن یقیناً "ہم انگریزی کے دل دادہ نہیں اور انگریزی سیکھنے کی بھی ممانعت نہیں کی ہے کیونکہ ہم مسلمان کی اولاد ہیں ہم انگریزوں کے نہ روحانی اولاد ہیں ہم انگریزی زبان کی دل دادہ یقیناً" نہیں اور منسٹر صاحب کے اس جملے میں سے اتفاق نہیں کرتا کہ انگریزی نہ سیکھنے کی وجہ سے بچہ احساس کمتری میں مبتلا ہوتا ہے میرے خیال میں اگر ہماری قوم کی ذہنیت پر منحصر ہے بچے کی

بھی ذہنیت پر ہے اگر شروع سے آپ نے انگریزی نہیں سیکھی تو آپ نے تعلیم نہیں کی میرے خیال میں معزز رکن خود احساس کمتری کا شکار ہے کہ انگریزی سے اپنا احساس برتری حاصل کرنا چاہتے ہیں گزارش یہ ہے کہ ہمارے خلاف پروپیگنڈہ ہو رہا ہے انگریزی ایک زبان ہے ہر زبان کی ایک افادیت ہوتی ہے ہم مانتے ہیں کہ انگریزی بین الاقوامی زبان ہے انگریزی کی ضرورت پڑتی ہے میں نے بھی انگریزی کی ضرورت محسوس کی ہے لیکن اس جملے سے اتفاق نہیں کرتا کہ بچے کو اگر بچپن سے انگریزی نہیں سکھائی جائے تو بچہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے (مداخلت)

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) مولانا صاحب آپ تعلیم سے کیوں اتنا خوف زدہ ہیں میں یقین دلاتا ہوں کہ تعلیم ہوگی بھی ان کی پارٹی کو کچھ نہیں ہوگا۔

مولانا عصمت اللہ نہیں جس کے پاس تعلیم ہو آپ کے اعمال اور کردار کو جانتے ہیں مجھے بھی یہی افسوس ہے کہ تعلیم آپ ناقص دے رہے ہیں اگر آپ سنجیدگی سے قوم کو تعلیم دے دیں تو انشاء اللہ وہ یہ سمجھیں گے کہ قوم کے خیر خواہ کون ہیں وہ خیر خواہ ہے جو کہ پرسنٹیج لیتے ہیں یا وہ خیر خواہ ہے جو ساری صلاحیتیں قوم کے لیے صرف کرتے ہیں یہ بھی ہم افسوس کیساتھ کہتے ہیں کہ تعلیم اگر واقعتاً" تعلیم کی حیثیت سے دی جائے تو قوم میں احساس برتری آجائے گی۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب یہ پرسنٹیج کی وضاحت کیجیے کہ اس کا بیک روںڈ (Back Round) کیا ہے۔

مولانا عصمت اللہ وضاحت کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل جناب اسپیکر صاحب ایک لفظ جو انہوں نے ادا کیا ہے کہ کون کدھر پرسنٹیج لیتا ہے کس کے پاس ریکارڈ ہے (شور)

مولوی عصمت اللہ جناب اسپیکر صاحب اس تعلیم کے ہم قائل نہیں ہیں کہ بچے کا یہ ذہن بنایا جائے کہ اگر شروع سے انگریزی نہیں سیکھی (مداخلت)

سردار ثناء اللہ زھری (وزیر) جناب اسپیکر صاحب میں نقطہ اعتراض پر کھڑا ہوں میری گزارش یہ ہے کہ اس سلسلے میں میں نے تجویز دینی ہے پھر میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں

جناب اسپیکر ان کی تجویز سن لیتے ہیں پھر آپ کا اعتراض۔

مولوی عصمت اللہ احساس کمتری ہے بچوں کو کہ جب وہ اسکول جاتے ہیں اس وقت اس کو انگریزی نہیں آتی ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ بھی کرنا چاہیے کہ بچے کو اس سے بھی احساس کمتری ہونا چاہیے کہ جو بڑا ہوتا ہے اور پھر وہ مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کے بنیادی ارکان بنیادی عقیدہ اور ایمان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہو یہ بھی احساس کمتری کی بات ہے تو یہ ہے میری تجویز کہ ماہرین اور علماء کا ایک بورڈ بٹھایا جائے کہ ہمارے بچوں کی تعلیمی صلاحیتوں کے بارے میں کن چیزوں کی ضرورت ہے اگر انہوں نے یہ محسوس کیا تھا واقعتاً" بچوں کو اول روز سے انگریزی سکھانے کی ضرورت ہے تو یہی اگر انہوں نے ایک نصاب تشکیل دی اس نصاب کو رائج کیا جائے یہ میرے خیال میں بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر سردار ثناء اللہ صاحب

سردار ثناء اللہ زہری میرا نقطہ اعتراض گم ہوگیا ہے پتہ نہیں کہاں چلا گیا۔

جناب اسپیکر کچکول صاحب خان صاحب کو سن لیتے ہیں اس کے بعد پھر آپ۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر آب پاشی) جناب اسپیکر۔ میرے خیال میں یہ موضوع ایک غلط سمت میں جا رہا ہے یہ بالکل غلط۔ یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ بچوں کو انگریزی کو انگریزی بچوں کو ابتدا سے پڑھائی جائے اس کی انٹرنیشنل ضرورت ہے اس کی انٹرنیشنل اہمیت ہے اس بناء پر محرک نے یہ قرارداد پیش کی ہے دوسری طرف مولانا صاحب کا یہ آرگومنٹ کرتے ہیں۔ موضوع یہ ہے کہ مسلمانوں کو انگریزی سیکھنی چاہیے یا نہیں سیکھنی چاہیے یہ ہم مسلمان کی اولاد ہیں میرے خیال میں یہ باتیں (Irrelevent) ہیں

(مداخلت)

مولانا عصمت اللہ اگر آپ انگریزی کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ مسلمان کو انگریزی نہیں سیکھنی چاہیے۔ خان صاحب نے ایسی بات میرے خلاف کہی جو میں نے نہیں کہی۔

جناب اسپیکر خان صاحب آپ اپنے نکتہ کی بات کریں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر میرا نکتہ یہ ہے کہ یہاں تو سوال یہ ہے کہ مولانا صاحب کہتے ہیں انگریزی زبان لیکن مولانا صاحب کی زبان نہ تو انگریزی ہے اور نہ اردو ان کی زبان ہے ان کے لیے تو جیسے انگریزی فارن زبان ہے اس طرح اردو بھی ان کے لیے فارن زبان ہے وہ کہتے ہیں اردو ہماری قومی زبان ہے یہ ہماری قومی زبان قطعاً" ہے آپ کیوں زور ڈال رہے ہیں کہ ہماری قومی زبان اردو ہے ہماری قومی زبان ہماری

مادری زبان ہے بلوچ کی قومی زبان بلوچی اور پشتون کی قومی زبان پشتو ہے ہاں اردو زبان ان کے مابین ایک رابطے کی زبان ہے اردو اس سینس میں قومی زبان ہے یا رابطہ کی زبان ہے بلکہ ہمیں تو بلوچ بچوں کو بلوچی میں اور پشتو بچوں کو پشتو میں تعلیم دینی چاہیے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اگر بچہ بلوچ ہے تو اس کی بلوچی میں تعلیم دیں اور بچہ پشتون ہے تو اسے پشتو میں تعلیم دیں آپ اس بات پر زور دیں اس بات کو سپورٹ کریں۔

مولانا عصمت اللہ جناب اسپیکر صاحب میں نہیں سمجھا کہ خان صاحب کو میری کون سی بات اچھی نہیں لگی میں نے صاف کہا تھا مسلمان جو اپنے آپ کو انگریزوں کا دشمن کہتے ہیں ان کو انگریزی سیکھنے سے اتنی محبت نہیں کرنی چاہیے کہ اپنے بچوں کو اول دن سے انگریزی سکھائیں۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر یہ کس نے کہا تھا کہ مسلمان انگریزوں کے دشمن ہیں آپ کس بنیاد پر اور کس فلسفہ کے تحت کہتے ہیں کہ مسلمان انگریزوں کے دشمن ہیں مسلمان کس فلسفہ کے تحت اپنے آپ کو انگریزوں کا دشمن سمجھتے ہیں یہ کون سا مسئلہ درپیش ہے؟ خواہ مخواہ آپ اپنے آپ کو انگریزوں کے دشمن سمجھتے ہیں مولانا صاحب میرا پوائنٹ یہ ہے کہ آپ ہمارے لیے دشمنوں کی تعداد بڑھا رہے ہیں یہاں بالکل یہ ایشو درپیش نہیں ہے۔(مداخلت)

کچکول صاحب۔ آپ خان صاحب کو یہ بات مکمل کرنے دیں (مداخلت)

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی حیدری صاحب آپ بیٹھیں میں پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔ یہ جو مولانا صاحب تقریر کرتے ہیں اور ہمارے دشمن بنا رہے ہیں۔ ہم نہ انگریز کے دشمن ہیں نہ امریکہ کے دشمن ہیں اور نہ جاپان کے دشمن ہیں آخر مولانا صاحب کا استدلال کیا ہے؟ (مداخلت)

مولانا عبدالباری اچھا۔ آج خان صاحب نے انگریز دوستی کا اعلان کر دیا۔

مولانا عصمت اللہ ہم نے کہا سردار صاحب اور خان صاحب آج بھی انگریزوں کی ایجنٹی کرتے ہیں۔ آج خان صاحب نے یہ بات مان لی۔

میر ذوالفقار علی مگسی (وزیر داخلہ) مولانا صاحب آپ خان صاحب سے جھگڑا کرتے ہیں اب ذرا سردار صاحب سے جھگڑا کریں۔

سردار ثناء اللہ زھری (وزیر بلدیات) (نکتہ اعتراض) جناب اسپیکر مولانا صاحب اسمبلی فلور پر کہتے ہیں کہ سردار صاحبان اور خان صاحبان انگریزوں کی ایجنٹی کرتے ہیں میں کہتا ہوں وہ ذرا یہاں واضح

کریں ان سرداروں اور خانوں کے نام اسمبلی فلور پر بتائیں کون سے سردار اور کون سے خان ہیں جو انگریزوں کے ایجنٹ تھے۔ ہمایوں مری صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں وہ بھی سردار ہیں۔

میر ہمایوں خان مری بہر حال مولانا صاحب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ میرے بزرگوں نے یہاں انگریزوں سے لڑائی کی ہے۔

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں آج جو ایشو اسمبلی میں لایا گیا ہے

(مداخلت)

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر) جناب اسپیکر میں نے جو نکتہ اعتراض اٹھایا ہے میں مولانا صاحب سے اس کی وضاحت چاہتا ہوں مولانا عصمت اللہ صاحب اس کا جواب دیں اس کی وضاحت کریں۔

مولانا عصمت اللہ جناب اسپیکر میں اس کی وضاحت کروں گا لیکن یہاں بات یہ چل نکلی کہ انگریزی زبان سیکھنا اول اسٹیج پر یا پرائمری اسٹیج پر سیکھنا بچے کے لیے ضروری ہے یا ضروری نہیں ہے یہ کس نے نہیں کہا کہ انگریزی زبان ہمیں نہیں سیکھنی چاہیے بلکہ بین الاقوامی ضرورت کے لیے انگریزی ہمارے لیے سیکھنا ضروری ہے تاہم ہم ضرور یہ کہتے ہیں کہ اگر فخر سے یہ بات کریں تو غلط ہے مسلمانوں کو اسلام کی باتیں یا کسی قوم کے لوگوں کو اپنی زبان سے زیادہ.....

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ ان کی بات کی وضاحت فرمائیں۔

مولانا عصمت اللہ جہاں تک سردار ثناء اللہ صاحب کا اعتراض ہے تو میں نے خان صاحب کی باتوں کا جواب دیا اور میں نے کہا مسلمانوں نے جب انگریز کو یہاں سے نکالا تو مسلمانوں نے کہا کہ ہم انگریزوں کو یہاں نہیں چھوڑیں گے کیونکہ انگریز ہمارا دشمن ہے ہاں جب پاکستان بن گیا اور انگریز یہاں سے نکلے تو اس دشمنی کی بنیاد پر پاکستان کو آزاد کرایا گیا اس وقت بھی یہ پروپیگنڈہ ہو رہا تھا کہ ہم انگریز کو یہاں برداشت نہیں کرتے اس کے نتیجہ میں انگریز کو یہاں سے نکالا گیا اب سوال یہ ہے کہ خان صاحب یہ کہتے ہیں کہ انگریز ہمارے دشمن نہیں میں کہتا ہوں کہ وہ ہمارے دشمن تھے ہاں اب پاکستان بن گیا تو اب نہیں اب ہماری ان سے دشمنی نہیں چل رہی لیکن ہمیں ایک گلہ ہے کہ وہ اپنے جانشین یہاں چھوڑ کر چلے گئے ہیں کیونکہ اب بھی انگریزی زبان یہاں بولی جاتی ہے اب بھی یہاں انگریزی قانون ہمارے ملک میں چل رہا ہے انگریز ہم سے چار پانچ ہزار میل دور رہ رہے ہیں ان کی تقلید کی جاتی ہے میں نے یہ گلہ کیا وہ خان اور سردار کو اپنے ایجنٹ کے طور پر چھوڑ کر چلے گئے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی میں مولانا صاحب کی باتوں سے بعض جگہ پر اتفاق کرتا ہوں لیکن بعض جگہ پر ان کی مخالفت کرتا ہوں۔ میں نے صرف یہ بات کہی کہ مولانا صاحب آپ ہماری خارجہ پالیسی میں مداخلت نہ کریں اور ہمارے لیے دشمن پیدا نہ کریں میں نے تو آپ سے یہی التجا کی تھی کیونکہ عالم اسلام کو بڑے مسائل درپیش ہیں بعض اوقات (مداخلت)

حیدری صاحب میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں کمال ہے میں بات کر رہا ہوں کمال ہے اگر آپ کا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے مجھے تو بات کرنے دیں۔

تو میں یہ بات کہہ رہا تھا اور مولانا صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اس وقت ہمیں دوستوں کی ضرورت دشمن بڑھانے کی ضرورت نہیں امریکہ انگریزوں اور جاپان سے ہمارے سفارتی تعلقات ہیں ہماری کس سے دشمنی نہیں مولانا صاحب اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ چین کے متعلق کچھ نہیں کہتے ہیں چین کا کون سا مذہب ہے وہ کون سا اسلام کا بڑا خیر خواہ ہے کیا؟ آپ ہمارے لیے دشمن پیدا نہ کریں جہاں تک زبان کا تعلق ہے جیسے دوسرے ساتھی نے کہا کہ انگریزی کی ہمیں ضرورت ہے لیکن آپ میں اب بھی یہ اخلاقی جرات نہیں کہ آپ یہ کہہ دیں کہ بچوں کو مادری زبان میں تعلیم دیں اب بھی آپ میں یہ جرت نہیں۔

مولانا عصمت اللہ شاید خان صاحب کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے دوستانہ تعلقات الگ ہیں یہ علیحدہ چیز ہے جب کہ دوستی محبت اور دشمنی الگ ہیں۔ ہر مسلمان مذہب کے حوالے سے کافروں کا دشمن ہوا کرتا ہے لیکن دوستانہ تعلقات الگ ہیں ان کے درمیان ایسے کوئی معاملات نہیں ہوئے جو (مداخلت)

جناب اسپیکر سرور خان صاحب آپ تشریف رکھیں۔ کچکول علی صاحب آپ سے پہلے ہیں۔ ان کے بعد آپ بولیں۔

جناب اسپیکر مسٹر کچکول علی۔

مسٹر کچکول علی جناب والا! میں نے کچھ دیر پہلے بھی عرض کیا تھا یہ مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے ہم لوگوں کو حقیقت پسند ہونا چاہیے اس وقت جو انٹرنیشنل کلچر ہے یا پروڈکشن ہے یا آپ عالم سیاست کو دیکھیں یا جتنی پیداوار ہے کے مضمرات ہیں کس کے کنٹرول میں کھانا تو خود ان کے کنٹرول میں ہے ہم لوگ چاہے اس کو مانیں یا نہ مانیں لیکن معیشت سیاسیات اور دوسری چیزیں ہیں انگریز کے کنٹرول میں ہیں چاہے ہم لوگ اس کو مانیں یا نہ مانیں۔ ہمیں کسی زبان سے کیوں نفرت کرنی چاہیے وہ بلوچی ہو یا سندھی ہو انگریزی ہو لیکن یہاں ایک چیز ناگزیر

ہے اگر ایک آدمی کا ایک پیر ہے تو اس نے اس سے چلنا ہے ہم لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ بغیر انگریزی کے کچھ نہیں ہو سکتا اگر میں انگریزی نہ پڑھوں تو میں فزکس نہیں پڑھ سکتا اگر میں انگریزی نہ پڑھوں تو میں میڈیسن کی جو ریشو ہے وہ نہیں بتا سکتا اس سلسلے میں میری دو تجاویز ہیں گزارش ہے قرارداد کے جو محرک ہیں وہ اس میں شامل کردیں۔ اس سے الفاظ احساس کمتری کو حذف کردیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ انگریز کے یہ بھی شامل کردیا جائے۔ ہمارے علاقے میں نہ حساب کا ٹیچر ہے میرے حلقے پنجگور میں چار پانچ ہائی اسکول ہیں اس سائنسی دور میں نہ وہاں کوئی سائنس کی لیبارٹری ہے آج کا دور انگریزی کا دور ہے وہاں نہ کوئی حساب کا ٹیچر ہے نہ فزکس کا ہے اور نہ وہاں کوئی لیبارٹری ہے میرے خیال میں جو ہمیں ورلڈ بینک سے پیسے مل رہے ہیں ان سے ہم نے تعمیرات پر زور دیا ہے اگر ہم بہترین ٹیچر اور لیبارٹری رومز بنائیں کیونکہ آج حساب اور سائنس کی اہمیت ہے۔ بدبختی یہ ہے کہ اس وقت فزکس کا ماہر اس لیے نہیں ہے کہ یہاں کوئی حساب دان نہیں ہے جیسا کہ انہوں نے اپنی قرارداد میں فرمایا کہ انگریزی ہو مگر جب آپ پی ایس سی یا سی ایس ایس کا امتحان دیتے ہیں تو انگریزی میں ہوتا ہے اور عالمی زبان عربی ہے آپ اس کو کیوں لازمی نہیں قرار دیتے ہیں یہاں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم یہاں ایپوکریسی (Hypocracy) نہ کریں اگر ہم سی ایس ایس کرتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو انگریزی پر کمانڈ ہو۔ میرے حلقے اور گاؤں میں اسلامیات کے تین چار بے روزگار ہیں اور کیوں بے روزگار ہیں آپ خود کہتے ہیں کہ یہ اسلامی ریاست ہے اور اس بندے نے اسلامیات میں ایم اے کیا ہے وہ دربدر ہے جس نے انگریزی پڑھی ہے سوشیالوجی پڑھی ہے تو اس کو ملازمت ملے گی اس کی کچھ وجوہات ہیں آپ اس کو مانیں یا نا مانیں ہمیں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو قرارداد ہے اس میں انگریزی زبان ہو یہاں جو لیبارٹری کی کمی ہے اور حساب کے استادوں کی کمی ہے یہ بھی اس میں شامل کیا جائے یہ بالکل ناگریز ہے اگر ہم نے ان چیزوں سے انسانیت کی اور ان چیزوں کو انسا پسندی میں ڈال دیا انشاء اللہ آئندہ پانچ سو سال بھی اس جگہ پر ہونگے جب کہ اور لوگ ترقی کر رہے ہے۔

جناب اسپیکر ملک محمد سرور خان کاکڑ

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات) جناب والا میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا۔ کہ خان نواب سردار انگریز کے ایجنٹ تھے تو شاید وہ بھول چکے ہیں کہ ملا شور بازار بھی انگریزوں کے ایجنٹ تھے انہوں نے جتنا انگریزوں کی خدمت کی ہے ان نوابوں اور سرداروں نے کوئی

نقصان نہیں پہنچایا۔ جتنا ملا شور رہا ذار نے پہنچایا ہے یہ ریکارڈ پر ہے اور تاریخ میں ہے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا ہم اس قرارداد کی جانب آجائیں جو مولانا صاحب نے کہا ہے مگر تاریخ ایسی چیز ہے جو ہمیں بتاتی ہے ایسے بھی سردار ہیں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف جدوجہد کی ہے اور شہید ہوئے ہیں اور ایسے بھی سردار ہیں جنہوں نے انگریزوں کی بگھی کھینچی ہے۔ یہ تاریخ کا اپنا فیصلہ ہے اور سب کو پتہ ہے کہ ہر جگہ دونوں قسم کے لوگ ہوتے ہیں تاریخ تو بہت وسیع مضمون ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے ایجنڈے پر آجائیں اور اس پر بحث کریں۔

جناب والا! میں اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کچھ عرض کروں گا اس مسئلہ کو میں تو تاریخی پس منظر میں لینے کی کوشش کروں گا کہ بنیادی طور پر ہر ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے عوام کے وہ بنیادی حقوق کا تحفظ کرے اور تعلیم دے اور یہ ان کا بنیادی حق ہے بدقسمتی سے یہاں جو بھی حکمران آئے ہیں انہوں نے جو طبقاتی یا میکاولی نظام تعلیم اپنا کر شروع کیا ہے اور عام آدمی تک تعلیم کو وہ مواقع پہنچنے میں فراہم نہیں گئے ہیں جو ہونے چاہییں۔ بلکہ اس کو طبقاتی بنیادوں پر منظم کر کے یہاں پر دو طبقے یا تعلیم یافتہ پیدا کیے ہیں ایک وہ جو کیڈٹ کالجز اور ایچیسن (Acheson) کی پیداوار ہیں دوسرے وہ عرف عام میں سرکاری اسکول کے پڑھے ہوئے ہیں جیسے ہم لوگ ہیں یہاں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو یقیناً" بنیادی طور پر ایک اہم مسئلہ تھا اور ہمارا اس میں انٹرسٹ تھا کہ اس کو ہونا چاہیے

جناب اسپیکر اب حال یہ ہے کہ تعلیم جیسے اہم مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب موجود نہیں اور کئی وزراء موجود نہیں ہے مگر میں سمجھتا ہوں یہ بلوچستان کا بہت ہی اہم مسئلہ ہے اس پر کم از کم جتنے ہمارے ممبر صاحبان ہیں ان کو دلچسپی لینی چاہیے کیونکہ آج ملک میں مجموعی طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ۲۶ فیصد ہماری خواندگی کی شرح ہے اور بلوچستان میں ہمارے دانش ور حضرات تو نہیں ہیں اور ریسرچ ور کر کم ہیں مگر وہ کہتے ہیں ۱۲-۱۱ فی صد سے زیادہ تعلیم یافتہ نہیں میں سمجھتا ہوں اس سے بھی کم ہے اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کو کس نہج پر لے جایا جائے تاکہ ہم آنے والی بیسوی صدی کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور کا مقابلہ کر سکیں۔

آج یقیناً" جو بلوچستان میں تعلیم دی جا رہی ہے میں سمجھتا ہوں وہ انتہائی ناقص ہے اور یہاں اگر میں کہوں کہ جو انسانی حقوق ہیں اور بنیادی حقوق جو آئین نے دیئے ہیں ان کو بھی نظرانداز کیا جا رہا ہے اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے

ابھی موجودہ حکومت کو دو سال ہوتے ہیں اس کے لیے کوئی اب تک پالیسی نہیں بنائی ہے ہم اسمبلی میں جو بیٹھے ہوئے ہیں یہاں پر جو تعلیم کے متعلق کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے آج تک کام نہیں کیا ہے اور اس نے آج تک کوئی میٹنگ بھی نہیں کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہم بلوچستان میں ہم لوگوں کو سب سے زیادہ تعلیم کی ضرورت ہے مگر ہم لوگ ایک مثبت چیز کو چھوڑ کر باقی چیزوں پر روزانہ لوٹتے جھگڑتے ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ کہ آج ہم حقائق کو تسلیم کرلیں کہ چاہے انگریزی میں ہمیں تعلیم حاصل کرنا پڑے جیسا کہ کچکول علی صاحب نے کہا تھا کہ آج دنیا انگریزی میں رائج ہے یقیناً" میری زبان انگریزی نہیں ہے میری قومی زبان بلوچی ہے اگر میرا بس چلے تو میں بلوچستان کو فوقیت دونگا بلوچیت کو اولیت دوں گا لیکن چونکہ انٹرنیشنل کلچر ٹرینڈ ہے وہ آج انگریزی میں ہے اگر ہم نے بلوچستان کو انگریزی میں مطابقت نہ رکھنے کی کوشش کی تو یقیناً" جو آج ہم پسماندہ ہیں آج جو ہم جس نہج پر کھڑے ہیں یقیناً" وہ ہمیں اور لے ڈوبے گی میں اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ بھی عرض کروں گا آپ باقی کمیٹیوں کو بھی فعال بنائیں اور اس کے ساتھ ایجوکیشن کمیٹی کو بھی فعال بنائیں کیونکہ اس وقت اس کی شدید ضرورت ہے آپ صرف انگریزی کو پرائمری کی سطح تک نہ پڑھائیں بلکہ جو امتحان کے طریق کار ہیں ان کو بھی صحیح کریں۔ اور جو نقل کا رجحان ہے ان تمام مسائل کو حل کریں مجھے افسوس ہے کہ جس وزیر صاحب نے یہ قرارداد پیش کی ہے وہ خود اس میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر نواب اسلم صاحب آپ کی قرارداد پیش ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب کیا وہ قرارداد کی حمایت کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک میں قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور تجویز پیش کرتا ہوں اور حکومت بلوچ سے میری درخواست ہے کہ وہ اس کے لیے کوئی بااختیار کمیٹی بنائیں اور اس مسئلہ کو حل کریں۔ شکریہ

جناب اسپیکر جی حیدری صاحب فرمائیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری بنیادی بات کی طرف تو ہم میں سے کوئی نہیں گیا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی سوچ رہے ہیں یہاں قرارداد میں یہ بات لائی گئی ہے کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم انگریزی میں دی جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مسئلہ حل نہیں ہو گا کیونکہ اب ہم ان مضمرات پر کیوں نہیں سوچتے کہ جب انگریز یہاں سے جارہا تھا تو لارڈ میکالے نے ہمارے لیے تعلیمی نظام تشکیل دیا۔ اور اس نے واضح طور پر کہا کہ اگر کوئی تاریخ پڑھتا ہے تو اس نظام تعلیم کو پڑھنے کے بعد اگر کوئی مسلمان انگریز نہیں بن سکتا تو کم از کم وہ صحیح معنوں میں فکری اور

نظریاتی مسلمان بھی نہیں بن سکتا جناب اسپیکر بنیادی بات یہ ہے کہ جس انگریز نے ہمیں معاشی طور پر اقتصادی طور پر سائنسی طور پر تباہ کرنے کے لیے جو نظام تعلیم تشکیل دیا آج تک ہم وہی نظام تعلیم پڑھ رہے ہیں اور وہی نظام تعلیم ہم پر مسلط ہے۔

جناب اسپیکر آپ کیا تجویز دینا چاہتے ہیں؟

مولوی عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس ظالم دشمن کی اس سوچ اور اس دشمنی کو ختم کرنے کے لیے ہمارے نظام تعلیم کی از سر نو تشکیل ہونی چاہیے ایک بات۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جو دوست فرماتے ہیں کہ جی ہمارے جتنے بھی مضامین ہیں مثلاً" سائنس کے بارے می معلومات اور اگر کوئی ڈاکٹر بنتا ہے تو اس کے لیے تعلیم 'انجینئر' ہے تو یہ اگر انگریزی میں کتابیں لکھی جاسکتی ہیں تو بلوچی اور پشتو میں کیوں نہیں لکھی جاسکتیں۔ وہ اردو میں کیوں نہیں لکھی جاسکتیں۔ جاپان میں وہی کتابیں جاپانی زبان میں ہیں اور کوریا میں کوریا کی زبان میں ہیں فرانس کی فرانسیسی زبان میں ہیں عرب جو پڑھتے ہیں ان کی عربی میں ہیں چین والے جو پڑھتے ہیں ان کی اپنی زبان میں ہیں یہاں تک کہ آپ کے ہمسایہ ایران اور افغانستان میں وہاں جو نظام تعلیم ہے وہ ان کے مقامی زبانوں میں ہیں کیا وہ ہم سے سائنس میں پیچھے ہیں؟ کیا ہم سے اقتصادی طور اور معاشی طور پر پیچھے ہیں؟ وہ تو ہم سے آگے گزر گئے ہیں اگر مادری زبان میں وہ بچہ تعلیم حاصل کرے گا اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہی جنہوں نے قرارداد پیش کی ہے ان کے منشور میں ان کے دستور میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ اسکول میں مادری زبان اور مقامی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے گا نہ معلوم وہ کن وجوہات کی بناء پر وہ اپنے منشور سے اپنے پروگرام سے اپنے اس نعرے سے انحراف کرتے ہوئے اس قسم کا اقدام کرتے ہیں اور رہی بات سیکھنے کی ہے تو اس سے نہ پہلے انکار کیا ہے اور نہ اب کرتے ہیں انگریزی سیکھنی چاہیے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر زبان سیکھنی چاہیے اور پھر مسلمان کے لیے لازمی ہے کہ وہ ہر زبان ہو سیکھے اور اپنے نظریہ اپنے فکر اور مذہب کے حوالے سے اس بات پر بھی کر سکے کیونکہ مسلمانوں یا اسلام ایک عالمی نظریہ کے حوالے سے اس پر بات بھی کر سکے کیونکہ مسلمان یا اسلام ایک عالمی نظریہ ہے عالمی نظریہ کے حوالے سے یہ زبان کو سیکھنا اس زبان کا حصہ ہے لیکن اس کو ذریعہ تعلیم بنانا قوم میں احسا محرومی یا احساس کمتری پیدا کرنا جیسا کہ مولانا عصمت اللہ صاحب نے فرمایا کہ بچے کے ذہن میں ابتداء سے ہی پرائمری ہی سے یہ بات بٹھادی جائے کہ "اگر تمہیں انگریزی نہیں آئے گی تو تم پر ملازمت کے دروازے بند ہیں" تو جناب ظاہر ہے کہ وہی غلامانہ ذہن جو انگریز جاتے ہوئے اپنے اس

نظام تعلیم سے ہمارے اندر پیدا کرنا چاہتے تھے اس غلامانہ ذہنیت کو یہاں پر تقویت ملے گی اور یہی وجہ ہے کہ ۴۵ سال گزرنے کے باوجود بھی ذہنی طور پر آج بھی ہم انگریز کے دست نگر ہیں اس سے آزادی حاصل نہیں ہوئی اس لیے زندہ قوموں کے لیے جناب اسپیکر یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے ہی کلچر کو اپنے ہی فلسفہ کو آگے بڑھائیں اور اس سے وہاں تلاش کریں ترقی کی راہ پر گامزن ہوں میری تجویز یہی ہوگی کہ پرائمری تک مادری زبان کا فیصلہ بھی ہوچکا ہے اس کی روشنی میں یہاں پر بچوں کو تعلیم دی جائے تاکہ وہ سمجھ سکیں اور پڑھ سکیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر میں کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر جی فرمائیں

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) مولانا صاحب کی یادداشت کو میں دھرانا چاہتا ہوں اسلام آباد میں ہماری دعوت تھی مولانا شیرانی صاحب بھی موجود تھے اسلام آباد میں ہمارے ساتھی جو ہمارے ساتھ تھے اور آج اپوزیشن بینچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں تقریباً" یہ تمام وہاں موجود تھے ایک چھوٹا لڑکا آیا مولانا شیرانی نے ہمیں بتایا کہ " یہ میرا بیٹا ہے" ہم نے پوچھا کہ یہ کہاں پڑھتا ہے تو انہوں نے کہا "اسلام آباد کالج میں انگلش میڈیم میں" آپ بھی غالباً" تھے تو میں نے مولانا صاحب سے سوال کیا تھا جہاں تک میری یادداشت ہے کہ جی انگلش کے متعلق تو یہاں پر بڑی بڑی باتیں ہوئی ہیں بعض لوگ بڑے بڑے فتوے دیتے ہیں جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا ہے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں اس طرح کے میں نے کچھ سوالات کیے تو ان کی یہ رائے تھی کہ۔

"نہیں انگریزی زبان میں جو علم کا ذخیرہ ہے وہ دنیا کی کسی اور زبان میں نہیں ہے لہٰذا ہماری مجبوری ہے اسے سیکھنے کے لیے علم چاہیے جس زبان میں جتنی زیادہ گہرائی رکھتا ہو اسے سیکھنا چاہیے "جناب اسپیکر" میں قائل ہوگیا ہوں اس کی اس بات کا اس وقت بھی ہمارے دوست بیٹھے ہوئے تھے کسی نے بھی دلیل نہیں دی آج مجھے سمجھ نہیں آرہی شائد وہ فلور آف دی ہاؤس پہ یا اخبارات کے لیے مواد نکال رہے ہیں حقیقت میں ان لوگوں کے دل نے بھی یہ بات اس وقت تسلیم کی تھی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ مولانا شیرانی صاحب ایک بڑے عالم ہیں اور ایک سمجھدار انسان ہیں۔

مولوی عبدالغفور حیدری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر اس بحث کو وہ الگ لے جانا چاہتے ہیں ہم بار بار وضاحت کرچکے ہیں کہ انگریزی سیکھنے کی ممانعت نہیں ہے انگریزی کو بشمول تمام زبانوں کے سیکھنا چاہیے ہم نے اس سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی کوئی مسئلہ ہے موضوع بحث یہ ہے کہ صرف اور صرف ہم یہ

سمجھتے ہیں کہ انگریزی کو ہی ذریعہ تعلیم بنا کر کے پھر ہم ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں بنیادی بات تو یہ ہے تو ہماری گزارش یہ تھی.....

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) مجبوری ہے جناب کوئی اور زبان ہمارے پاس ہے ہی نہیں۔

مولوی عبد الغفور حیدری ہمارے پاس ہے کیوں نہیں ہے آپ کی مادری زبان ہماری مادری زبان ہے یہاں ایک مشترکہ زبان ہے جسے ہم سب سمجھ سکتے ہیں اور پڑھ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر جانسن اشرف صاحب آپ فرمائیں۔

مسٹر جانسن اشرف (وزیر اقلیتی امور) جناب اسپیکر جہاں تک میرا ناقص علم میں ہے دنیا کی سب سے مشکل زبان چائینی زبان ہے اور میں حضور اکرم کے ارشادات میں سے ایک حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ علم حاصل کیا جائے خواہ آپ کو چین ہی کیوں نہ جانا پڑے یہاں جو میرے محترم ساتھی بحث کر رہے ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ انگریزی زبان کو کیوں ہم اس طرح لیتے ہیں ہمیں تو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ارشاد کے مطابق یہ دیکھنا ہے کہ ہمیں علم کہاں سے سیکھنا ہے اور چائینی جو تھے یا اس زمانے کا جو چین تھا اس میں عربی زبان تھی نہ کوئی اور زبان تھی بلکہ ان کی اپنی زبان تھی لیکن چائنا کی یا چائینی زبان تھی لیکن ہدایت یہ دی گئی ہے کہ وہاں آپ علم حاصل کرنے کے لیے جائیں اور لازمی بات ہے کہ انہوں یہ یہ ہدایت سوچ سمجھ کر دی ہے کہ اچھی بات سیکھنے کے لیے علم سیکھنے کے لیے آپ کو جہاں بھی جانا ہے جہاں بھی پہنچنا ہے اس کی کوشش کرنی چاہیے میرے ساتھیوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ انگریزی زبان اس وقت بین الاقوامی زبان ہے اور علم کی جو تشریح ہے علوم جو ہیں وہ تمام کے تمام انگریزی زبان میں دستیاب ہیں اور یہ ہماری ایک مجبوری ہے اگر ہم نے ۵۴ سالوں میں اردو زبان یا کسی مقامی زبان میں ان علوم کا ترجمہ کیا ہوتا تو آج ہم اس بحث میں نہ پڑتے لیکن ہم نے صرف زبانی اور کلامی یہ باتیں کیں اور عملی طور پر آج ہم نے اس نسل کو اور آنے والی نسل کو کچھ نہیں دیا سوائے باتوں کے۔

جناب والا! جہاں تک احساس کمتری کی بات ہے یہ تو اس بچے سے پوچھا جائے جس کا کبھی واسطہ پڑتا ہے انگریزی سے۔ وہ خود بیان کر سکتا ہے۔ میں اور یہ معزز رکن اس سے دوچار نہیں ہوئے۔ نہ اسکو اس کا احساس ہے میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں تاکہ اس ملک کی ترقی اور آنے والی نسل کے لیے نتیجہ اخذ ہو سکے۔ لہذا ہمیں انگریزی کو بنیادی طور پر شروع کرنی چاہیے۔

مولوی عصمت اللہ جناب اسپیکر بعض حضرات اس قرارداد کو کسی اور طرف لے گئے ہیں میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ اختلاف ہمارا یہ ہے کہ انگریزی زبان کو احساس کمتری اور احساس برتری کا معیار نہ بنائیں ضرورت مجبوری ہم نے قطعی اس سے انکار نہیں کیا۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر محکمہ منصوبہ بندی) جناب اسپیکر اس پر کافی بحث ہوئی اور مولانا صاحبان نے بھی قرارداد کی حمایت کرلی۔ میں مولوی صاحبان سے یہ بھی توقع رکھوں گا کہ جن علاقوں میں انگریزی اسکول پرائیوٹ سطح پر کھولیں جارہے ہیں وہ ان کی مخالفت نہیں کریں گے ساتھ ہی ساتھ ان کو یہ بھی یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ان کی پارٹی کو انگریزی سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بلکہ پڑھے لکھے لوگوں سے ان کی پارٹی اور بھی فعال ہوگی۔

مولوی عصمت اللہ جناب پیسوں سے ووٹوں کی خرید و فروخت ہمیں نقصان پہنچائے گا۔ لیکن تعلیم ہرگز ہماری پارٹی کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔

مولوی عبدالغفور حیدری جناب اسپیکر میں ایک نقطے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جعفر خان صاحب باربار یہ بات دہراتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں شائد وہ غلط فہمی میں ہیں لیکن ہم جائزہ لیتے ہیں یہی بااثر لوگ کا جو ہمارے بڑے لوگ کہلاتے ہیں جیسا کہ ذوالفقار علی مگسی سردار ثناء اللہ زھری یا نواب محمد اسلم خان رئیسانی ان کے علاقوں میں آپ کو اتنے اسکول نظر نہیں آئیں گے جتنے کے ہمارے ایریاز میں آپ کو نظر آئیں گے۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں میں شعور پیدا ہو اور وہ خود اس قابل ہوجائیں کہ اپنے فیصلے خود کرسکیں۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب تقریریں بہت ہوگئیں ہیں اب رائے شماری کراتے ہیں۔

سردار ثناء اللہ خان زھری (وزیر) جناب اسپیکر مائیکس میں کرنٹ آرہی ہے شائد ان میں کوئی نقص (Fault) ہے براہ کرم ان کو چیک کروائیں۔ جیسا کہ اس قرارداد پر اکثر معزز اراکین نے اپنی رائے کا اظہار کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے کہ انگریزی کو پرائمری سطح سے رائج کیا جائے میرے خیال میں کسی زبان میں علم حاصل کرنا بری بات نہیں۔ کیونکہ انگریزی کی ہمیں ہر جگہ ضرورت پڑتی ہے اسمبلیوں میں دفتروں میں آپ حضرات کو مذہبی امور کے منسٹر مولانا عبدالستار نیازی کی مثال دے سکتا ہوں کہ ان کی انگریزی اتنی عائی ہے میرے خیال میں کوئی انگریز ہی اس کی تقریر کو سمجھ سکتا ہے کوئی عام پڑھا لکھا آدمی شائد ہی سمجھ سکے۔ جس طرح کے ڈاکٹر مالک صاحب نے کہا کہ جو بڑے لوگ ہیں وہ اپنے بچوں کو پرائیوٹ انگریزی میڈیم اسکولوں

میں پڑھاتے ہیں لیکن ہمارے جو غریب لوگ ہیں ان کا کیا بنے گا؟ اور ایک دوسرے معزز رکن مولانا حیدری نے جاپان کی مثال دی کہ وہ لوگ اپنی زبان میں کافی ترقی کر چکے ہیں میں مولانا کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جاپان والے اپنی زبان پر فخر کرتے ہیں اور انہوں نے اپنی زبان کو اتنی ترقی دی اور اپنے ملک کو اتنا ڈویلپ کیا کہ آج وہ قوم امریکہ سے ٹکر لے رہی ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ وہ اردو یا بلوچی زبان سے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ تو ٹیکنالوجی کے میدان میں اتنے آگے ہیں کہ پچھلے دفعہ جب بش جاپان گیا تو اس کا منہ کالا ہو گیا اور وہ گر گیا پتا نہیں اس کو انہوں نے کیا پلایا۔ جناب اسپیکر ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے لہٰذا اس پر رائے شماری کرائیں اور ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور ڈاکٹر عبدالمالک کو اس میں ضرور شامل کیا جائے۔

مولوی عبدالباری جناب اسپیکر اس قرارداد میں صرف اتنی سی ترمیم کی جائے کہ لفظ احساس کمتری کو اس سے نکالا جائے ہم اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اسے صوبے کی ترقی کے لیے اہم سمجھتا ہوں مولانا صاحب کہہ رہے تھے کہ انگریز یہاں سے چلے گئے اب اس زبان کی یہاں کوئی ضرورت نہیں۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ انگریز تو یہ یہاں سے نکل گئے لیکن ان کی قانون ابھی تک یہاں لاگو ہے ساتھ ہی ساتھ مولانا صاحب نے کچھ ملکوں کی نشاندہی کی کہ ان کی زبان رائج ہے' اور وہ کافی ترقی کر چکے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہ ملک آزاد ہے ان کی اپنی زبان ہے' قانون ہے شائد ہم اتنے آزاد نہیں میرے خیال میں جو آدمی انگریزی نہ پڑھیں اس کو نہ نوکری ملتی ہے نہ اسمبلی میں اچھی رول ادا کر سکتی ہے۔ کیونکہ پچھلے اجلاس میں میں نے بلوچی میں بات کی تو کافی دوستوں نے اعتراض کیا کہ آپ اپنی مادری زبان میں بات نہ کریں کیونکہ مجھے انگریزی نہیں آتا اگر مجھے انگریزی آتی تو شائد سارے دوست میری بات سنتے۔ میں ایک بار پھر اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ پرائمری سطح سے انگریزی کو رائج کے ساتھ ساتھ عربی اور بلوچستان کے مقامی زبانیں بلوچی براھوی اور پشتون کو باقاعدہ رائج کیا جائے۔

جناب اسپیکر معزز اراکین اس قرارداد میں ترمیم کے لیے دو حضرات جناب کچکول علی اور مولوی عبدالباری نے تجویز پیش کی ہے کہ لفظ احساس کمتری کو اس سے نکالا جائے۔

۲۔ مسٹر کچکول علی نے یہ بھی تجویز دی ہے کہ تعلیمی اداروں میں تجربہ گاہیں اور اساتذہ کی کمی کو دور کیا جائے۔

نواب صاحب اس میں ترمیم اس طرح کرتے ہیں کہ لفظ احساس کمتری کی جگہ طلبا مشکلات میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر جیسا کہ کچکول صاحب نے کہا کہ سائنس ٹیچرز اور لیبارٹریز وہ تو پہلے سے موجود ہیں۔

جناب اسپیکر آیا قرارداد کو ترمیم کے ساتھ منظور کیا جائے۔

(قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)

جناب اسپیکر اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۸ نومبر بوقت سہ پہر ۳ بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بج کر پچاس منٹ پر مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۹۲ء (بروز چہارشنبہ) سہ پہر تین بجے تک ملتوی ہو گیا۔)